Postal Reg No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51 شمارہ 14

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

19 محرم 1423 ہجری 3 شہادت 1381 ہش 3 اپریل 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 مارچ 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'الحفیظ' [illegible] تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی [illegible] مقاصد عالیہ میں [illegible] اور [illegible] حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے

......ارشاد باری تعالیٰ......

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ (آل عمران رکوع ۱۰)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

......ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم......

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کردے۔

......ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام......

''اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے، مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی بھی سلسلہ بغیر چندے کے نہیں چلتا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے، پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اس وقت اس سلسلہ کو بہت امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کردیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ بھی دے دیوے تو کیا حرج ہے خوراک کیلئے خرچ ہوتا ہے لباس کیلئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتوں کیلئے خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کیلئے ہی مال خرچ کرنا گراں گزرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہوجاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ تبلیغ کیلئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اس قدر۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کرلو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھا دیا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کرسکتے تو جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل بھی اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کیلئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کیلئے اسی طرح سے نکالا کرے۔

چندے کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لاکر سامنے رکھ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے ابوبکر نے سارا مال لاکر سامنے رکھ دیا اور حضرت عمر نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گزران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندے جمع کرکے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے ہیں اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں بہت ہلکے چندے ہیں پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کرکے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرام کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ'' اس میں چندے دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۳)

خصوصی درخواست دعا

قادیان 30 مارچ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے گھٹنے کی تبدیلی کا آپریشن جو 27 مارچ کو اپولو ہسپتال حیدرآباد میں ہونا تھا اب یکم اپریل کو ہوگا۔ آپریشن کی کامیابی اور بعد آپریشن ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور ہر دو بزرگان کے بخیر و عافیت مرکز میں واپس تشریف لانے کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

امن وسلامتی کے قیام کے لئے

شہزادۂ امن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لامثال کوششیں

(قسط-5 آخری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام امن کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہر شہری میں وطن سے محبت کے جذبہ کو اجاگر کیا جائے اسی طرح حکام وقت کی اطاعت کے جذبہ کو پیدا کیا جائے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ وطن سے محبت ایمان کا جز ہے۔ اسی طرح حکام وقت کی اطاعت بھی دین اسلام کا حصہ ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہے اُس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظلّ عاطفت کے نیچے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا'' (تحفہ قیصریہ صفحہ 29)

نیز فرمایا:-

''اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھلاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور اس کے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اسی کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لاویں۔ بلکہ وہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکریہ نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو تو پھر تم نے خدا کا شکریہ بھی نہیں کیا''

(تحفہ قیصریہ صفحہ 30)

اسی بناء پر جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے عہد ناموں میں نوجوانوں اور بچوں سے جہاں یہ عہد لیا جاتا ہے کہ وہ دینی خدمات کے لئے ہردم تیار رہیں گے وہاں یہ عہد بھی لیا جاتا ہے کہ ہر نوجوان اپنے ملک کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہے گا۔

جماعت احمدیہ کے پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں سے جو عہد لیا جاتا ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں:-

''میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی یعنی ملکی مفاد کی خاطر میں اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہردم تیار رہوں گا''

گویا وطن کی عزت وآبرو کے لئے ہر قسم کی قربانی کی خاطر ہر وقت تیار رہنے کا حکم ہر احمدی نوجوان کو ہے۔ اسی طرح سات سال سے پندرہ سال تک کے احمدی اطفال سے یہ عہد لیا جاتا ہے کہ:-

''میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور وطن کی خدمت کے لئے ہردم تیار رہوں گا''

ان عہد ناموں سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ کوئی احمدی اپنے دین پر اس وقت تک پابند قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ پوری طرح اپنے وطن سے محبت کرنے والا نہ ہو اور اپنے وطن کی عزت وناموس کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان ہے کہ آپ نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں وطن کی محبت اور حکام وطن کی اطاعت کے جذبہ کو اس رنگ میں اپنی جماعت میں قائم فرمایا ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی دنیا کے جس ملک میں بھی موجود ہیں اپنے اپنے ملک کی محبت میں باقی تمام لوگوں سے آگے ہیں۔ آج وطن سے محبت کے کئی دعویدار ہیں لیکن یہ سب مدعیان چالیس سال سے جس پھلدار شاخ پر بیٹھ کر اس کے پھل کھا رہے ہیں اسی شاخ کو کسی موقع پر بڑی بے رحمی سے کاٹ دینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اپنے مفاد کے خلاف بات سننے پر ملکی املاک کو نقصان پہنچانے تخریب کاری اور توڑ پھوڑ کرنے کو نہ صرف جائز بلکہ واجب قرار دیتے ہیں لیکن ظلم یہ ہے کہ پھر ایسے ہی لوگ اپنے آپ کو ملک کے حقیقی وفادار سمجھتے ہیں اور اقلیتوں کو اس ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ یہی بدقسمتی آج ہندوستان میں بھی پائی جاتی ہے اور اسی بدقسمتی کا شکار پاکستان بھی ہے۔ پاکستان میں بسنے والے احمدی اگرچہ اوروں کہیں سے بڑھ کر اپنے ملک کے وفادار ہیں، باوجود اس کے کہ ان پر خود حکومت پاکستان کی طرف سے طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں ان کو ان کے بنیادی شہری حقوق تک سے محروم کیا جارہا ہے۔ لیکن دنیا گواہ ہے کہ آج تک احمدیوں کی طرف سے کسی قسم کی تخریب کاری توڑ پھوڑ اور ملکی املاک کو نقصان پہنچانے کا ایک بھی واقعہ منظر عام پر نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کے مظلوم احمدی کے حالات امن سے بدل دے اسی طرح خدا کرے کہ ہندوستان میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں اور دوسری مظلوم اقلیتوں اور کمزور ذات والوں اور محروم لوگوں کو ان کے حقوق مل جائیں۔ آمین۔

ہمارے آج کے مذہبی اسٹیجوں کو اگر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ وہاں سے کی جانے والی اکثر تقریریں اشتعال پھیلانے والی اور مذہبی جذبات کو بھڑکانے والی ہوتی ہیں۔ بجائے اپنے مذہب کی بات کرنے کے بہت حد تک دوسروں پر کیچڑ اچھالے جانے کو ہی اپنی خوبی خیال کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اچھی طرح اس بات کو محسوس فرمایا اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے فتنہ وفساد کو بھی آپ کی مستقبل کی دور نظر آنکھ نے خوب غور سے دیکھا۔ چنانچہ آپ نے دنیا کے تمام مذہبی لیڈروں سے اس سلسلہ میں نہایت دردمندانہ اپیل کی کہ اگر تمام مذاہب والے اپنے اپنے مذہبی سٹیج کے رخ کو بدل لیں اور بجائے اس کے کہ دوسرے کے مذہب پر حملہ کریں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں اپنی اپنی مقدس کتب کی روشنی میں بیان کریں تو اس طرح جس سٹیج پر بھی کوئی سامع جائے گا وہ اس مذہب کی خوبیاں سنے گا۔ اس طرح جہاں پیار ومحبت کی فضا قائم ہوگی امن واتحاد کے پھول کھلیں گے وہاں ایک دوسرے کے جذبات بھی مجروح نہیں ہوں گے اور جذبات کے مجروح ہونے کے نتیجہ میں جو فتنہ فساد ہوگا اور ظلم وستم کی مسموم ہوا چلے گی، ایسی ہوا کہ جس کے چلنے کے نتیجہ میں معصوم لوگوں کا خون ہوتا ہے اور خدا کی اس زمین پر اس کا چلنا دوبھر ہو جاتا ہے، ان سب ظلموں سے معصوم انسان محفوظ ہو جائیں گے۔ ہر طرف پیار ومحبت کی خوشبودار ہوا چلے گی۔

بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی اس سنہری تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ 1939ء سے جماعت باقاعدگی سے پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کررہی ہے۔ ان اجلاسات میں جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام، حضرت کرشن علیہ السلام، حضرت رام چندر جی مہاراج، حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بانیان مذاہب کی تعریف میں پر اخلاص تقریریں کی جاتی ہیں ان کی سیرت وسوانح اور عمدہ اخلاق کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ ایک مبارک قدم ہے جس کے لئے اگر خلوص قلب اور مستقل مزاجی کے ساتھ دیگر اہل مذاہب بھی جماعت احمدیہ کو تعاون دیں تو اس سے ملک کی زہریلی فضا کو صاف کرنے میں بہت بھاری مدد ملے گی۔

ہمارے آج کے ملکی اور بین الاقوامی ماحول کو خراب کرنے والی منجملہ اور بہت سی محرکات کے ایک محرک پرانے مذہبی واقعات اور ظلموں کی داستانوں کو خواہ وہ فرضی ہوں یا حقیقی دہرا کر اور کتابوں واخبارات میں شائع کرکے قوموں میں باہم منافرت پیدا کرنا ہے۔ اس طرح پرانے زخم ہرے ہوکر باہم کشیدگی اور نااتفاقی کی زہریلی ہوا چلتی ہے۔ حالانکہ زمانہ ماضی کے وہ ظالم بھی گزر گئے اور وہ مظلوم بھی اس دنیا میں نہ رہے زمانہ بدل گیا اور حالات بھی بدل گئے موجودہ نسل اور افراد کا اُن مظالم واقعات سے کوئی بھی تعلق اور سروکار نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق قرآن مجید کی بے نظیر تعلیم اس طرح ہے۔

''تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ'' (سورۃ البقرہ آیت 142)

پہلے لوگ خواہ چھوٹے تھے یا بڑے، اچھے تھے یا برے، وہ گزر گئے ان کے اعمال ان کے ساتھ اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ وہ اپنے اعمال کی جزا سزا پائیں گے اور تم اپنے اعمال کی، تمہیں گزشتہ لوگوں کے اعمال کے بارہ میں پوچھا نہیں جائے گا۔

قرآن مجید کی اس تعلیم کی روشنی میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل دنیا کو باہمی اتحاد واتفاق اور امن وسلامتی کی جو تعلیم دی وہ اس طرح ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم اس بات کو بھی افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبوں سے اس حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی امور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے اس کی ترقی ہوئی تھی۔ اور دنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کے وقت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی ...... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ مخواہ ان کے کینون سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم ایسا کر چکے ہیں''

(ست بچن صفحہ 106)

اس سنہری اصول کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئندہ قیامت تک کے لئے ظلم کے اس تسلسل اور فتنہ وفساد کی ان کڑیوں کا خاتمہ فرما دیا ہے جو ایک نسل کے بعد دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی ہیں اور معصوم انسانوں کو ان کے ناکردہ گناہوں کی پاداش میں ختم کرتی ہیں اور پھر انسانی خون نہایت ارزاں ہوکر شہروں کی گلیوں میں اور بازاروں میں بہتا ہے اور انسان شیطان کا روپ دھارن کرکے بربریت کا ننگا ناچ ناچتا ہے۔

اس زریں اصول کے تحت یہ ضروری ہے کہ گزشتہ بادشاہوں یا قوموں کی کسی سختی یا زیادتی کو سامنے لاکر موجودہ فضا کو خراب نہ کیا جائے۔ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس کے نتائج انہوں نے خود بخود بھگت لئے ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہمیں اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اگر ہم اپنے اندر امن وصلح اور اتفاق واتحاد اور رواداری کو پیدا کریں گے تو اس کے شیریں پھل بھی ہم خود ہی کھائیں گے۔

امن وسلامتی سے بھرپور یہ وہ تعلیمات ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی روشنی میں اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اسی غرض کے لئے حضور علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی کو وقف کر رکھا تھا اور اسی عظیم مقصد کی خاطر آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک کتاب ''پیغام صلح'' کے نام سے لکھی تھی۔ اس مضمون میں اسی کتاب سے بعض حوالہ جات پیش ...... ملاحظہ فرمائیں

باقی صفحہ 15 پر

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مومن نے کسی امان طلب کرنے والے کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے شخص سے بیزار ہوں

دنیا بھر میں کثرت سے جو لوگ احمدی مسلمان ہو رہے ہیں وہ محض کتابیں پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے اور جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں کو دیکھنے کی وجہ سے متأثر ہوتے ہیں

صفت المومن کے تعلق میں آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۵؍ فروری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۵؍ تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

جیسا کہ مَیں نے ابھی اعلان کیا تھا مجھے کئی دفعہ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ اسکواش کھیلتے ہوئے بہت سخت چوٹ لگی تھی۔ مگر مَیں کوشش یہی کرتا ہوں کہ نماز miss نہ ہو اور جمعہ کا حرج نہ ہو کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ان کی تکلیف سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بالکل عیادت نہ کریں۔ دعا کریں ، بس۔ اور جو لوگ باہر خطبہ دیکھ رہے ہیں وہ بھی کسی قسم کی عیادت کا خط نہ لکھیں۔ یہ چوٹ جو ہے ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا. اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (حم السجدة :۴۱)

یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں کج رَوی سے کام لیتے ہیں ہم پر مخفی نہیں رہتے۔ پس کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ تم جو چاہو کرتے پھرو، یقیناً جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے: "........ قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر امّت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اس پر غیر اللہ یعنی بتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والے سب کے سب آگ میں اوپر تلے گرنے لگیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے جن میں نیک اور بد بھی شامل ہوں گے۔ اہل کتاب میں سے جو باقی بچے ہوں گے اُن میں سے (پہلے) یہود کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم عزیر کی عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا۔ سو تم کیا چاہتے ہو؟۔ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے ربّ! ہمیں بہت پیاس لگی ہے، پس ہمیں پانی پلادے۔ اس پر اُن کو اشارے سے کہا جائے گا کہ تم فلاں گھاٹ پر کیوں نہیں چلے جاتے۔ اس پر انہیں آگ میں اکٹھا کیا جائے گا جو سراب کی طرح نظر آئے گی اور اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو توڑ رہے ہوں گے۔ پھر وہ اس میں اوپر تلے گریں گے۔

پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے: ہم مسیح کی عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟۔ اس پر اُن سے بھی وہی سلوک ہو گا جو پہلے گروہ سے ہوا۔

پھر جب صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے اور جن میں نیک و بد سبھی شامل ہوں گے تو اُن کے پاس ربّ العالمین اس شکل کے قریب قریب شکل میں آئے گا جس شکل میں انہوں نے اُسے پہلے دیکھا ہو گا"۔

اللہ کی رؤیت جو ہے وہ ظاہری اور حقیقی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر مختلف لوگوں کو اللہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور دکھائی دیتا ہے۔ کبھی وہ ایک عالیشان ذات کی شکل میں نظر آتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ افق تا افق پھیلے ہوئے ایک نور کی طرح نظر آتا ہے۔ تو اس لئے ان احادیث کو ظاہری معنوں میں نہ لینا چاہئے۔ یہ مراد ہے کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق اپنے اللہ کو دیکھتا ہے یعنی نیک لوگ اپنے اللہ کو دیکھتے ہیں اور جب اللہ ان کو نظر آئے تو یہ ان کے ساتھ خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سلوک ہوتا ہے۔

پھر اُن سے کہا جائے گا: تم کس کی انتظار میں ہو۔ ہر امت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ اس پر وہ عرض کریں گے: ہم نے دنیا میں لوگوں کو اس حال میں بھی ترک کر دیا جبکہ ہم اُن کے سخت محتاج تھے اور ہم اُن کے ساتھ نہ ہوئے۔ اور اب ہم اپنے اس ربّ کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ مَیں ہی تمہارا ربّ ہوں۔ اس پر وہ کہیں گے: ہم اپنے ربّ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ایسا وہ دو یا تین بار کہیں گے۔

(صحيح بخاری. كتاب التفسير)

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَقِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَمَنَ مُؤْمِنًا عَلٰى دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِئٌ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحه ۲۲۴ مطبوعه بيروت)

عمرو بن حق سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مومن نے امان طلب کرنے والے کو امان دی مگر پھر اُس نے اُسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے قاتل سے بیزار ہوں۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیرؓ اور مقدادؓ بن الأسود کو بھیجا اور فرمایا کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ روضۂ خاخ نامی جگہ تک پہنچو تو وہاں پر ھودج میں سوار ایک عورت ہو گی جس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ خط اُس سے لے لو۔ پس ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ ہم اس جگہ پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے اس عورت کو پایا اور اس کو کہا کہ خط نکالو۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہارے کپڑوں کی تلاشی لیں گے۔ تب اُس نے سر کی مینڈھیوں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ یہ خط حاطب بن ابی بَلْتَعَہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض رازوں سے اُن کو مطلع کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بارہ میں جلدی نہ کریں۔ (بات یہ ہے کہ) میرے قریش کے ساتھ تعلقات ہیں، گو مَیں خود اُن میں سے نہیں ہوں۔ جبکہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن کی مکہ میں قرابت داریاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے اہل و عیال اور اموال کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ گو کہ نسب

کے لحاظ سے میرا قریش کے ساتھ تعلق نہیں مگر اُن پر یہ احسان کرتا ہوں تاکہ اس کا پاس کرتے ہوئے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔ تاہم مَیں نے ایسا کفر یا ارتداد یا اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرنے کی وجہ سے نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں مَیں اس منافق کی گردن ماردوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔ تمہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں (کی قربانیوں) پر نظر کرتے ہوئے ہی فرمایا ہو کہ: تم جو چاہو عمل کرو، مَیں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (بخاری. کتاب الجهاد والسير)

اب یہ "جو چاہو عمل کرو" کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سید عبدالقادر جیلانی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ "جب یہ موت انسان پر وارد ہو جاتی ہے تو سب عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں اور پھر خود ہی سوال کرتے ہیں کہ کیا انسان اباحتی ہو جاتا ہے اور سب کچھ اس کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔ پھر آپ ہی جواب دیا ہے کہ یہ بات نہیں کہ اباحتی ہو جاتا ہے بلکہ بات اصل یہ ہے کہ عبادت کے اثقال اس سے دُور ہو جاتے ہیں اور پھر تکلف اور تصنع سے کوئی عبادت وہ نہیں کرتا بلکہ عبادت ایک شیریں اور لذیذ غذا کی طرح ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت اس سے ہو سکتی ہی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر اس کے لئے لذت بخش اور آرام دہ ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں کہا جاتا ہے ﴿اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُم﴾ اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ نواہی کی اجازت ہو جاتی ہے بلکہ وہ خود ہی نہیں کر سکتا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی خصّی ہو اور اس کو کہا جاوے کہ تو جو مرضی ہے کر تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ اس سے فسق و فجور مراد لینا کمال درجہ کی بے حیائی اور حماقت ہے۔ یہ تو اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جہاں کشفِ حقائق ہوتا ہے۔ صوفی کہتے ہیں اسی کے کمال پر الہام ہوتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جاتی ہے۔ اس وقت اسے یہ حکم ملتا ہے۔ پس اثقالِ عبادت اس سے دُور ہو کر عبادت اس کے لئے غذا شیریں کا کام دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ﴿هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ (البقرة: ۲۶) فرمایا گیا ہے"۔ (الحكم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخه ۲۴/اگست ۱۹۰۳ء صفحه ۴)

یعنی ان کو دنیا کے بعد جو رزق ملے گا وہ اسی دنیا کی عبادت میں جو لذت پاتے ہیں وہی متمثل ہو کر قیامت کے دن ان کے سامنے آئے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۲۸/اپریل ۱۹۰۴ء۔ "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّیْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۔ اِنِّیْ اُمِرْتُ لَكُمْ ۔ (اَیْ اَمَرْتُ الْمَلَآئِكَةَ) زَادَ اللّٰهُ عُمُرَكَ ۔ اُذْكُرْ نِعْمَتِیْ ۔ غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ"

(البدر۔ جلد ۳۔ نمبر ۱۶ و ۱۷۔ بتاريخ ۲۴/ اپريل اور يكم مئى ۱۹۰۴ء صفحه ۸۔
نيز غير معمولى پرچه الحكم جلد ۸۔ بتاريخ ۲۸/ اپريل ۱۹۰۴ء)

ترجمہ اس کا یہ ہے:- کرو جو چاہو۔ مَیں نے تمہیں گناہوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تم محفوظ ہو۔ کرو جو تم چاہتے ہو۔ مَیں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیری عمر بڑھا دی۔ میری نعمت کو یاد کر۔ مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔

اب قرآن کریم کی ایک سورۃ جو اکثر نمازوں میں تلاوت ہوتی ہے: ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ . وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾ (سورة التين: ۲تا ۴)۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی۔

علامہ ابو عبداللہ قرطبی لکھتے ہیں کہ: "بعض کے نزدیک ﴿اَلتِّیْنِ﴾ سے مراد دمشق ہے اور ﴿الزَّیْتُوْن﴾ سے مراد بیت المقدس ہے۔ پس اللہ نے دمشق کے پہاڑ کی قسم کھائی کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ کی پناہ گاہ تھی اور بیت المقدس کی قسم کھائی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے نزول کی جگہ ہے اور مکہ کی قسم کھائی کیونکہ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پڑے اور وہ حضرت محمد ﷺ کا گھر ہے۔

(تفسير القرطبى)

علامہ محمود بن عمر الزمخشری سورۃ التین کی آیات ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ . وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾ (سورة التين: ۲تا ۴) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کرنے کی جگہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش اور ان کے پروان چڑھنے کی جگہوں میں تِین اور زَیْتُوْن پیدا ہوئی اور اَلطُّوْر وہ جگہ ہے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پکارا گیا اور مکہ بیت اللہ کی جگہ ہے جو تمام جہانوں کے لئے ہدایت اور آنحضرت ﷺ کا مولد اور آپؐ کے مبعوث ہونے کی جگہ ہے۔ (تفسير الكشاف)

یہاں جو قسم کھائی گئی ہے، قسم سے مراد ہے گواہ۔ یعنی یہ مقدس مقامات گواہ ہیں کہ یہ شہرت پھیلتی چلی جائے گی اور کوئی مخالف ان کو دبا نہیں سکے گا۔

علامہ فخر الدین رازی سورۃ التین کی آیات ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے مطابق ان سے مراد ارض مقدسہ کے پہاڑ ہیں جنہیں سریانی میں طُورِ تِینَا اور طُورِ زَیتَا کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں تِین اور زَیْتُون کا مَنْبَت ہیں۔ اس طرح اللہ نے گویا انبیاء کے مقاماتِ بعثت کی قسمیں کھائی ہیں۔ پس تِین (انجیر) اگانے سے مخصوص پہاڑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور شمالی جانب زیتون اگانے والے پہاڑ سے مراد بنی اسرائیل کے اکثر انبیاء کے مقامِ بعثت ہیں اور طور سے مراد حضرت موسیٰؑ کا مقامِ بعثت ہے اور بَلَدِ اَمِیْن سے مراد حضرت محمد ﷺ کا مقامِ بعثت ہے۔ پس اس قَسم سے مراد در حقیقت انبیاء کی تعظیم بیان کرنا اور ان کے درجات کو بلند کرنا ہے۔

(تفسير كبير رازى)

علامہ فخر الدین رازی سورۃ التین کی آیت ﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾ میں ﴿الْاَمِیْن﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:- ﴿اَلْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾ سے مراد مکہ ہے اور امین کا مطلب ہے "اَلْآمِنُ" یعنی امن دینے والا۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ جس کے ذمہ امانت لگائی جائے اسے اَمِیْن کہتے ہیں اور اس کی امانت داری یہ ہے کہ وہ اس چیز میں اپنی دخل اندازی نہ کرے۔ یہ بھی جائز ہے کہ اَمِیْن جو فَعِیْل کے وزن پر ہے بطور اسم مفعول اس کے معنی امن دیا گیا شہر بھی ہو سکتے ہیں"۔ یعنی ﴿الْاَمِیْن﴾ امن دینے والا اور ﴿اَمِیْن﴾ امن دیا گیا شہر دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔ "اور بطور اسم فاعل امن دینے والا شہر بھی جیسا کہ دوسری جگہ اسے "حَرَمًا آمِنًا" فرمایا گیا ہے۔ (تفسير كبير رازى) یعنی قرآن شریف نے خود ہی وضاحت کر دی ہے۔ اس شہر کو امین بھی کہا ہے اور آمِنًا بھی کہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تِین - زیتون - طُور حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ کے لئے تجلّی کی جگہ اور یہ بلدِ امین آپ ﷺ کے لئے"۔ (تشحيذالاذهان. جلد ۸. نمبر ۹. صفحه ۴۸۸)

"خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اُس کے داہنے ہاتھ میں شریعت ہے۔ ساتھ لشکر ملائکہ کے آیا"۔ (توريت. كتاب استثناء. ۵ باب ۳۳. آيت ۲)

"آئے گا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے۔ آسمان کو جمال سے چھپا دیا، اس کی ستائش سے زمین بھر گئی"۔ (حبقوق باب ۳. آيت ۳)

سینا سے موسیٰ جیسا بادشاہ صاحبِ شریعت ظاہر و باطن نکلا۔ شعیر جس کے پاس بیت لحم اور ناصرہ ہے، مسیح ظاہر ہوا۔

قرآن نے اس پیشگوئی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت بیان کیا ہے۔ دیکھو:

﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾۔ قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی"۔

یہ پیشگوئی اس پر ختم ہوتی ہے کہ یہ جو بلد اَمین ہے یہ پہلے سارے انبیاء کا ارتقائی نشان ہے۔ یہاں آکر پھر سب باتوں کی تان ٹوٹتی ہے۔

"ان تین مقامات کی خصوصیت نہایت غور کے قابل ہے۔ عہد عتیق میں اس تخصیص کی وجہ مفصل مذکور ہوئی ہے ....۔ قرآن نے مسیح کے مبدائے ظہور کو تِین اور زیتون سے تعبیر فرمایا۔ وادیٔ فاران اور دشت فاران کی تفسیر قرآن نے یہ فرمائی ہے کہ فاران سے شہر مکہ مراد ہے جہاں مسیح جیسا بشیر اور موسیٰ جیسا بشیر و نذیر نکلا۔ جس کی شریعت کی نسبت کہا گیا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

دِيْنَكُم وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُم نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾(المائدہ:۴)۔ آج میں نے پورا کردیا تمہارے لئے دین کو تمہارے اور پوری کرچکا میں اوپر تمہارے نعمت کو اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو۔

فاران کے پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اس کالوہامان گئی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں شریعت روشن ہے۔ اس کا لشکر ملائکہ کا لشکر ہے۔ اس کے سبب سے خدا جنوب سے آیا۔ اس کی ستائش سے زمین بھر گئی۔ موافق اور مخالف نے محمدؐ محمد ﷺ یا احمدؐ احمد ﷺ پکارا۔ اس سے زیادہ زمین ستائش سے اور کیا بھرتی، دشمن بھی محمدؐ کے نام سے پکارتے ہیں"۔

(حقائق الفرقان۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۴۱۱،۴۱۰)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے: "اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا۔ اور مَیں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ صفحہ ۱۔ و البشریٰ قلمی، صفحہ ۵۷، مرتبہ پیر صاحبؓ،)۔(تذکرہ۔ صفحہ ۸۰۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

سورۃ قریش: ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ. اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾(سورۃ قریش آیت ۲تا ۵)

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قریش میں باہم ربط پیدا کرنے کے لئے۔ (ہاں) اُن میں ربط بڑھانے کے لئے (ہم نے) سردیوں اور گرمیوں کے سفر بنائے ہیں۔ پس وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی۔ جس نے اُنہیں بھوک سے (نجات دیتے ہوئے) کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔

یہ جو سورت ہے یہ پیشگوئی کے طور پر میرے حق میں بھی بار بار پوری ہوئی ہے جس کو تحدیث نعمت کے طور پر میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ایک دفعہ جب ہم امریکہ سفر پر گئے تو بہت خوف تھا۔ کھانے کے متعلق بھی تھا اور لوگوں سے امن کے متعلق بھی تھا۔ وہاں بہت غنڈے اور بدمعاش لوگ پھرتے ہیں۔ میرے ساتھ میری بیوی اور دو بیٹیاں تھیں۔ اس ڈر کے مارے میں نے اسی سورت کی تلاوت کی ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ. اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ اور اس کو ایسے حیرت انگیز طریق پر مَیں نے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے سوا ممکن نہیں کہ کوئی اس کو اس طرح پورا کرسکے۔ سب سے پہلی دلچسپ بات یہ تھی کہ شکاگو جو بہت بڑا شہر ہے، کوئی سو میل کے قریب ہے۔ شکاگو میں داخل ہوئے تو قریباً نصف شکاگو طے کرلیا اور مَیں بچوں کو کہتا تھا کہ ابھی یہاں نہیں مڑنا۔ اور نصف طے کرنے کے بعد میں ایک طرف سڑک پر مڑ گیا۔ کسی سے نہیں پوچھا۔ پھر مڑتے ہوئے پھر دائیں طرف مڑا، پھر دائیں طرف، پھر بائیں طرف، کئی چکر اس طرح لگے۔ آخر ایک پٹرول پمپ کے پاس جاکر موٹر روک لی۔ پٹرول پمپ پر طرح طرح کے غنڈے پھر رہے تھے۔ لیکن ایک شریف عورت وہ بھی نشے میں دھت تھی وہ دوڑی دوڑی میرے پاس آئی اور مجھے کہا کہ کوئی میرے لائق کام ہو۔ تو مَیں نے ہمارے ایک دوست کا جو انتظار کر رہے تھے ان کا ٹیلی فون نمبر دیا۔ اس نے ان کو فون کیا اور مجھے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں۔ وہ جگہ پانچ منٹ کے فاصلے پر ہے اور وہ ابھی آتے ہیں۔ چنانچہ ابھی ہماری بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ان کی موٹر پہنچ گئی۔ اور جو میرے اردگرد بُری نیت سے غنڈے اکٹھے ہو رہے تھے وہ سارے بکھر گئے اور وہ دوست مجھے خیریت سے اپنے گھر لے گئے جو مسجد کے پاس ایک جگہ تھی اور اللہ کے فضل سے کھانے وغیرہ کا بھی بہت عمدہ انتظام کیا۔

اب یہ سارا سلسلہ ایک دفعہ کی بات نہیں ہے، مسلسل یہی مضمون چلتا رہا ہے۔ امریکہ میں بھی اور واپسی پر ہالینڈ کی مَیں بات بتاتا ہوں۔ ہالینڈ میں مجھے پتہ نہیں تھا کہ ہماری مسجد کہاں ہے۔ تو آدھی رات کو، کوئی ایک بجے کے قریب ہم ہالینڈ میں ہیگ شہر میں داخل ہوئے اور کسی سے نہیں پوچھا کہ کون ہو تم کہاں جانا ہے۔ نہ ہمیں زبان آتی تھی۔ اتنے میں چھ لڑکے شوخیاں کرتے ہوئے سائیکل پر چلے جا رہے تھے۔ مَیں نے ان کو مسجد کا ایڈریس دکھایا تو ایک لڑکا بولا یہ تو ہمارے گھر کے ساتھ ہی ہے۔ چنانچہ وہ بائیسکل پر آگے آگے چلا اور ہم اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ حافظ قدرت اللہ صاحب مسجد کے امام ہوا کرتے تھے۔ سیدھا جاکر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ہم امن میں آگئے۔ خوف سے بھی امن میں آگئے اور کھانا بھی مل گیا۔

باتیں تو بہت تھیں لیکن ساری باتیں نہیں بتاتا۔ ایک آخری واقعہ بہت دلچسپ سن لیجئے۔ جب ہم ناروے گئے تو خیال تھا کہ مقصود صاحب کے گھر ٹھہریں گے۔ انہوں نے دعوت دی ہوئی تھی۔ نہ ہمیں نارویجین زبان آئے نہ گھر کا پتہ۔ گلیاں بھی عجیب وغریب قسم کی ہیں۔ تو مَیں نے کاغذ پر صرف ان کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ تو پہلا شخص جس کے پاس مَیں نے کار روکی ہے، پہلا شخص اس کو میں نے پتہ دکھایا تو اس نے میری بیوی آصفہ مرحومہ کو کہا کہ تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ وہ میرے سٹیرنگ کے پاس آگئیں اور آگے وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور تھوڑی بہت انگریزی اس کو آتی تھی۔ اس نے کہا جس گھر کا پتہ پوچھ رہے ہو وہ میرا ہمسایہ ہے۔ تو ابھی مَیں آپ کو وہاں لے کر جاتا ہوں۔ چنانچہ سیدھا ان کے پاس پہنچ گئے۔ اب یہ اتفاق ایک ہو، دو ہو، وہ تو مسلسل سارا سلسلہ ہی ﴿اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ کا سلسلہ تھا۔ پس یہ سورت جب بھی پڑھتا ہوں وہ سارے واقعے ایک بجلی کی طرح میرے ذہن میں گھوم جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی وہ ہے جو اپنی ذات کا ثبوت اپنے کاموں سے دیتا ہے ورنہ دیکھنے میں تو خدا کہیں نظر نہیں آتا مگر اس کے حیرت انگیز کارنامے ہیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿لِاِیْلٰفِ قریش اِیلافِهِم رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْف﴾ کے ضمن میں فرمایا: اے قریش! تم پر ہلاکت ہو۔ تم اس گھر کے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں ہر قسم کی بھوک کے وقت کھلایا اور ہر قسم کے خوف سے امن بخشا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند القبائل)

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ﴿اِیْلاف قریش﴾ کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں (اس طرح) لگ گیا کہ سردی اور گرمی میں بھی سفر کرنا اُن کے لئے دوبھر نہ ہوتا تھا اور ﴿اٰمَنَهُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ ان کو حرم میں ان کے ہر دشمن سے بے خوف کردیا اور امن عطا فرمادیا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ قریش)

حضرت علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ قریش کی آیت ﴿ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْف﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قریش دو سفر کیا کرتے تھے۔ ایک سردیوں کا سفر جو یمن کی طرف ہوتا تھا کیونکہ یمن نسبتاً گرم علاقہ تھا۔ اور دوسرا گرمیوں کا سفر جو شام کی طرف ہوتا تھا کیونکہ شام نسبتاً سرد علاقہ تھا۔

عطاء نے حضرت عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے ان سفروں کے آغاز کا سبب اس طرح بیان کیا ہے کہ قریش میں سے جب کسی خاندان پر قحط کی حالت آتی تو وہ اپنے اہل وعیال کو لے کر مکہ سے باہر ایک جگہ کی طرف نکل جاتا اور وہاں وہ سب اہل وعیال روپوشی اختیار کرلیتے یہاں تک کہ وہ مر جاتے۔ قریش میں یہی طریق جاری رہا یہاں تک کہ ہاشم بن عبد مناف اپنی قوم کے سردار ہوئے۔ ایک دفعہ ہاشم کھڑے ہوئے اور قریش سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے اہل قریش تم پر قحط آیا ہوا ہے۔ تو اس کی وجہ سے تم گھٹتے جارہے ہو اور ذلیل ہو رہے ہو حالانکہ تم حرم شریف کے متولّی ہو اور تمام اولادِ آدم میں سے سب سے زیادہ معزز ہو اور لوگ تمہارے متبعین ہیں۔ قریش نے کہا کہ ہم آپ کے پیچھے ہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ پس ہاشم نے اس

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد، ماؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

پر تمام نسلِ قریش کو تجارت کی غرض سے دو سفروں کے لئے تیار کیا۔ سردیوں کا سفر یمن کی طرف اور گرمیوں کا سفر شام کی طرف۔ اب جو بھی غنی آدمی منافع حاصل کر لیتا اسے وہ اس غنی آدمی اور فقراء میں تقسیم کر دیتے یہاں تک کہ ان کا ہر فقیر بھی اپنے مالداروں کی طرح ہو گیا۔ جب اسلام آیا تو وہ اسی طریق کار پر قائم تھے۔ اور عربوں میں کوئی بھی قریش سے زیادہ مالدار اور معزز نہیں تھا۔

امام رازیؔ مزید لکھتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ سفر کی شرائط میں سے یہ ہے کہ باہمی انس اور محبت ہو۔ اسی لئے فرمایا ﴿وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ اور حضر کی نسبت سفر میں اعلیٰ اخلاق کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

اس قول کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد لوگوں کے مکہ کی طرف سفر ہیں۔ اور انہی سفروں کی وجہ سے اہلِ مکہ کے منافع کے لئے مکہ میں بازار لگتے تھے اور اگر اصحاب فیل اپنا ارادہ پورا کر لیتے تو اہلِ مکہ ان فوائد اور منفعتوں سے محروم ہو جاتے۔ (تفسیر کبیر رازی)

اہلِ مکہ کا مکہ سے جنوب اور شمال کی طرف سفر بھی مراد ہے اور جنوب اور شمال کے لوگوں کا دونوں موسموں میں مکہ کی طرف سفر کرنا بھی مراد ہے۔

علامہ عبداللہ قرطبی سورۃ قریش کی آیت ﴿وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (القریش:۵) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾ کا جواب ہے۔ (تفسیر القرطبی)

بہت عمدہ بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا کی تھی کہ اس شہر کو امن کا موجب بنا اور ان کو اس میں رزق عطا کر تو یہی وہ سلسلہ ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾ والا آگے تک چل رہا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؔ سورۃ قریش کی آیت ﴿وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (القریش:۵) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ (قریش) امن کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ دورانِ سفر نہ کوئی ان کو روکتا اور نہ ان پر کوئی حملہ آور ہوتا اور نہ ہی حضر میں ان پر کوئی حملہ آور ہوتا جبکہ ان کے علاوہ قبائل سفر اور حضر میں حملوں سے امن میں نہ تھے۔ اور یہی اس آیت ﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا﴾ کا مفہوم ہے۔" کہ تم نے دیکھا نہیں کہ اس حرم کو ہم نے امن دینے والی جگہ بنا دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے۔ موسم سرما میں افریقہ، ہند، یمن کی طرف جاتے تھے"۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اس سفر کا دائرہ زیادہ وسیع کر کے بتایا ہے۔ افریقہ بھی جاتے تھے اور ہند اور یمن کی طرف جاتے تھے۔ "اور موسم گرما میں شام، ایران کی طرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیے اور تحفے دیتے تھے۔ اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحاب الفیل کو تباہ کر کے اللہ تعالیٰ نے اُن کی عزت کو اَور بھی بڑھایا۔ اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اَور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/ستمبر ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خانہ کعبہ کو بیت اللہ بھی کہتے ہیں اور بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطّہ بھی سرسبز و شاداب نہروں اور نباتات کے ساتھ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور توکّل سے فائدہ اٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالیں فرداً فرداً تو جو ہیں سو ہیں۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب میں اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کے واسطے خاص ہوئی تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع ہو گئی۔ حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام میں ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے نفس میں تونگری دے دیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اُسے کفایت کرتا ہے۔ مگر جس نے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام سے شغل کیا، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اُسے کفایت نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گھر کے واسطے کی تھی کہ ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾ (بقرۃ:۱۲۷) وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن کریم میں جو پیشگوئی کی ہے کہ ﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت:۶۸) یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے۔ ایک مفسّر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تھے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے اٰمَنَهُمْ بِالْاِسْلَامِ فَقَدْ کَانُوْا فِی الْکُفْرِ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعِ الْجَهْلِ بِطَعَامِ الْوَحْیِ"۔ اب تو اسلام نے بہت فضیلت ان کو دی، ان کی عزت ہوئی علم کے لحاظ سے بھی اور ہر پہلو سے، امارت کے لحاظ سے ہی اب دیکھو کس طرح لوگ پاکستان سے دوڑ دوڑ کر سعودی عرب کی طرف جاتے ہیں اور وہاں جانے کا ویزا مل جانا ہی ان کے لئے تونگری کا ایک نشان بن جاتا ہے کہ اب ضرور امیر ہو جائیں گے۔ تو جو بھی غربت کی حالت میں سعودی عرب پہنچے ہیں وہ بہت ہی امیر ہو کر اپنے بال بچوں کو بھی پھر بہت مالا مال کر دیتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج تک اس کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ "کافر تھے خدا نے اُن کو مسلمان بنایا۔ جہالت میں بھوکے تھے، خدا نے طعامِ وحی سے مالا مال کر دیا"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/ستمبر ۱۹۱۲ء)

اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر تحریر فرماتے ہیں:

"عرب صاحب نے اِدھر اُدھر غیر آبادی کو دیکھ کر عرض کی کہ یہ صرف حضورؑ ہی کا دَم ہے کہ جس کی خاطر اِس قدر اَنبوہ ہے ورنہ اِس غیر آباد جگہ میں کون اور کب آتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُن کر) فرمایا کہ:-

اِس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہاں بھی عرب لوگ دُور دراز جگہوں سے جا کر مال وغیرہ لاتے تھے اور وہاں بیٹھ کر کھاتے تھے۔ اس کی طرف اشارہ ہے اِس سُورۃ میں ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ الخ﴾۔ (البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۴۔ بتاریخ ۱۳/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶)

پھر الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔

اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ ۔ وَ اِنَّ عَلَیْكَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ ۔ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ یَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْكَ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ آج تُو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے۔ اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے۔ اور تُو مدد دیا گیا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۷۸ تا ۷۹ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

ایک الہام ہے ۱۸۹۳ء کا: قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ. یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ . اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ . اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ.

ترجمہ:- کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اے عیسیٰ! مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کروں گا۔ اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا"۔ یہ ایک ایسا جاری سلسلہ ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہا۔ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین پر فتح نصیب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پاکستان کے شدید ترین مخالفت کے حالات میں بھی پاکستان میں احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نئے نئے احمدی عطا کرتا

دینی نصاب برائے مجلس انصار اللہ بھارت سال ۲۰۰۲ء

امتحان دینی نصاب برائے سال ۲۰۰۲ء مجلس انصار اللہ بھارت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ قرآن مجید باترجمہ پارہ لا یحب اللہ سورہ المائدہ آیت نمبر ۵۷ تا ۸۳ ...... ۵۰ نمبر

☆ کتاب پیغام صلح مکمل ...... ۲۵ نمبر

☆ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ ۱ تا ۲۹ ...... ۲۵ نمبر

نوٹ:- اپنے طور پر مطالعہ کے لئے سال رواں کے دوران کتاب تبلیغ ہدایت از صفحہ ۱۷۱ تا ۱۹۹ مقرر کی گئی ہے۔ جس کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

☆ اس سال اس امتحان کی تاریخ ماہ اپریل کا آخری اتوار مقرر کی گئی ہے جو ۲۸-۴-۲۰۰۲ ہے

نوٹ:- جن مجالس کی طرف سے مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملے گا ان کی طرف سے آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کر دے گا۔ انشاء اللہ

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

رہتا ہے۔

اور فرمایا: "اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکرین ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا"۔ یعنی غلبہ کوئی ابھی ختم ہونے والا نہیں بلکہ بہت لمبا سلسلہ ہے جو جاری رہے گا۔ "آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۲۲۰ ۔ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہے ۱۸۹۳ء کا: "یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ . لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ. وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. وَ قَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ. قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ.

ترجمہ:- تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے"۔

اب یہ بکثرت ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ آج بھی بڑی کثرت سے افریقہ وغیرہ میں جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں وہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ محض تبلیغ کی کتابیں پڑھ کر نہیں بلکہ جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ تازہ نشان دیکھتے ہیں اس کی وجہ سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

"تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ ہے اور امین ہے اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے، یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے"۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۲۳۹۔ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

پھر تذکرہ میں ۱۹۰۰ء کا الہام ہے:

"وَ اِنِّيْ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ . وَاِنَّكَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ . اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. ترجمہ:- اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا"۔ یہ آج کل کی بات نہیں مسلسل یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ "اور یقیناً تو ہمارے حضور صاحب مرتبت اور امین ہے۔ تو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی۔ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلادے"۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۳۶۶، مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

ایک الہام ہے ۲۹/اپریل ۱۹۰۳ء کا: "اٰمِنًا مِّنَ اللّٰهِ الرَّحِیْمِ۔ احمد مقبول"۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

خدائے رحیم کی طرف سے امن پانے والا۔ احمد مقبول۔

ایک الہام ہے ۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء کا:

"ایک رؤیا کے بعد الہام ہوا: مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (یعنی جو اس میں داخل ہو گا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا)۔ اس الہام کو سناتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو اس مسجد پر بھی یہی الہام لکھا ہوا ہے جو پچیس برس کے قریب کا ہے۔ (الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۱۳۔ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

اس وقت تو لوگ قادیان کو جانتے بھی نہیں تھے۔

پھر الہام ہے ۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء کا:-

"فرمایا کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا۔ تو یہ الہام ہوا:- فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا (ترجمہ: پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا)۔

فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی۔ جو ایک سال ہوا بیت الدعاء پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے: یا رَبِّ فاسمع دُعآئی وَمزق اَعدآئك و اعدائی و انجز وعدك وانصر عبدك و ارنا ايامك و شهرلنا حسامك ولاتذر من الكافرين شريرًا۔ اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں، اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۱۳۔ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱)

۱۴/نومبر ۱۹۰۵ء کا رؤیا: "ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہیں۔ وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اُس کا مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایک روایتی ایمان۔ دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا حالی ایمان۔ چوتھا استغراقی جو محویت سے حاصل ہوتا ہے۔" (بدر۔ جلد اوّل۔ نمبر ۳۶۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲۔ الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۴۰۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۱)

اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۹۰۵ء کا ایک الہام ہے:

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (رسالہ الوصیت۔ صفحہ ۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان الہامات کا پورا کرنے والا بنائے۔

تحریک جدید میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

تحریک جدید ایک آسمانی تحریک ہے جسے سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں 1934ء کے نازک دور میں جاری فرمایا تھا۔

جماعت کے ایسے نازک دور میں جن مخلصین (مرد و خواتین و بچگان) نے اپنے محبوب آقا کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اموال و نفوس کی جو قربانیاں پیش کیں وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ جاوید رہیں گی۔

پس مبارک ہیں وہ جو اس عظیم الشان تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی شامل کرتے ہیں وہ تبلیغ اسلام و احمدیت کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک مورخہ 14 اپریل بمقام یادگیر منعقد ہو رہا ہے۔ تمام زعماء کرام مبلغین، معلمین اور صدر صاحبان و امراء حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس کی نمائندگی کے سلسلہ میں سعی فرما کر اس اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ اراکین مجلس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ آمین۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولیٰ کے لئے جو پاکستان کے مختلف جیلوں میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں جلد رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش: 237-0471,237-8468

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

(قسط دوم آخری)

گوتم بدھ کو حاصل ہونے والا گیان......

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

گوتم بدھ کا مجاہدہ اور اس کے بعض پہلو:

اس طرح قریباً تیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد گوتم بدھ کی زندگی کا یکسر ایک نیا دور شروع ہوا۔ یہ تھا تلاش حق کی جستجو میں عظیم ریاضتوں اور جانگسل مجاہدوں کا پر صعب و پرمحن دور۔ دھر مانند کوسمبی (جن کا اوپر ذکر آچکا ہے) چونکہ اس بات کے سرے سے قائل نہ تھے کہ گوتم بدھ کسی بہت بڑی مملکت کے راجہ کے فرزند تھے۔ ان کے نزدیک وہ ایک معزز و متمول زمیندار یا جاگیردار کے بیٹے تھے اور اپنے زمانہ کہ متمول لوگوں کی طرح ہی زندگی بسر کرتے تھے اس لیے انہوں نے (دھر مانند کوسمبی نے) اپنی کتاب ''بھگوان بدھ'' میں اس امر کو محض افسانہ قرار دیا ہے کہ انتیس سال کی عمر میں زندگی میں پہلی مرتبہ گوتم بدھ یکے بعد دیگرے ایک بوڑھے پھر ایک بیمار اور پھر ایک وفات پا جانے والے شخص کی ارتھی دیکھ کر بہت افسردہ ہوئے۔ اور ان کے دل میں ضعیفی، بیماری اور موت کا کارن معلوم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ دھر مانند کوسمبی کی تحقیق اور نظریہ کیمطابق گوتم بدھ نے شعور کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہی انسانی زندگی کو لاحق ہونے والے روگوں پر غور کرنا شروع کر دیا تھا اور وہ اپنے گرد پھیلے ہوئے پاپ اور اخلاقی فساد و بگاڑ کی ناقابل بیان کیفیت سے نالاں رہنے لگے تھے۔ اور انہوں نے پنڈتوں اور پروہتوں سے مل کر انسانی زندگی کی حقیقت اور اس کی غرض و غایت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ''تری پٹک'' میں آلار کالام اور اڈّا کا رام پت نامی جن برہمنوں اور رشیوں کے ساتھ ان کے مکالموں کا ذکر آتا ہے ان کا تعلق سنیاس اختیار کرنے سے بہت پہلے کے زمانہ سے ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ دونوں رشی ان کی اپنی اور قریب کی ریاست مگدھ کے رہنے والے تھے۔ جب کہ سنیاس اختیار کرنے سے پہلے وہ کپل دستو سے سیدھے بنارس کے قریب سرناتھ تشریف لے گئے تھے۔ دھر مانند جی نے لکھا ہے کہ گوتم بدھ آغاز جوانی میں آلار کالام اور اڈّا کا رام پت نامی برہمنوں کے آشرموں میں جا کر ان دونوں سے فلسفہ حیات کے بارہ میں درس لیا کرتے تھے۔ لیکن ان کے درسوں اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں ان کی تسلی نہ ہو سکی تھی اسی لیے انہوں نے بالآخر سنیاس لے کر سمادھی جمانے اور گیان دھیان میں مصروف رہ کر زندگی کے اصل حقائق سے خود آگاہ ہونے کے لیے انتہائی پرمشقت ریاضتوں میں پڑنے کا فیصلہ کیا۔

سرناتھ میں ان کی ملاقات چار سادھوؤں سے ہوئی ان چاروں نے دنیوی علائق ترک کرنے، بھوکے اور پیاسے رہ کر نفس کشی میں کمال حاصل کرنے اور گیان دھیان میں ہی مشغول رہنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ انہوں نے بھی اسی جنگل میں ان چار سادھوؤں کے قرب و جوار میں سمادھی جما کر گیان دھیان کی مشق شروع کر دی۔ اس طویل مجاہدہ کے دوران انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ان چاروں سادھوؤں کی قربت و معیت ترک کر کے وہاں سے کوچ کرنے کا فیصلہ کیا اور وہ اکیلے ہی سفر کرتے ہوئے موجودہ بہار کے علاقہ گیا میں آوارد ہوئے۔ یہاں کا پرسکون جنگل انہیں بہت پسند آیا انہوں نے وہاں ایک درخت کے نیچے آسن جمایا اور کھانا پینا ترک کر کے صرف قوت لایموت پر گزارہ کرتے ہوئے زندگی کے حقائق پر سوچنا شروع کیا۔ اور ان پر اپنی توجہ مرکوز کر کے اصل حقائق کی کنہ معلوم کرنے کی جانگسل جدوجہد میں مشغول ہو گئے۔ اس جدوجہد نے انہیں یکسر گھلا کر رکھ دیا حتی کہ کھال کہ پیچھے ہڈیوں کا پنجر نظر آنے لگا۔ آخر ایک دن ان کے دل میں روشنی پیدا ہوئی۔ اور اس کے نتیجے میں حیات و ممات اور دکھ سکھ کے متعلق ایک ایک کر کے تمام عقدے حل ہوتے چلے گئے اور اس طرح نجات کی حقیقی راہ سے انہیں آگاہی بخشی گئی۔

طویل مجاہدے اور ریاضت کے دوران گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس کے بارہ میں بدھ مت والوں کی طرف سے دعوی کیا جاتا ہے کہ انہیں چار بنیادی صداقتوں کا علم حاصل ہوا اور ان میں سے چوتھی صداقت کے ذیل میں عمل و کردار کے ایک ہشت پہلو راستہ کا ان پر انکشاف ہوا۔ بدھ کے ماننے والوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ یہ دونوں باتیں (چار بنیادی صداقتیں اور عمل و کردار کا ہشت پہلو راستہ) ایسی ہیں جو پہلے کسی پر منکشف نہ ہوئی تھیں۔

بودھوں کے بقول چار بنیادی صداقتوں میں سے پہلی بنیادی صداقت یہ ہے کہ سنسار میں ہر طرف دکھ ہی دکھ پھیلا ہوا ہے۔ دوسری بنیادی صداقت دکھ کی جڑ اور اسکے سبب پر مشتمل ہے۔ تیسری بنیادی صداقت انقطاع دکھ کے ذریعہ کی وضاحت پر مشتمل ہے۔ چوتھی صداقت کا تعلق ہشت پہلو راستہ سے ہے جس پر گامزن ہو کر انسان دکھ سے مکمل طور پر نجات حاصل کر سکتا ہے خلاصہ ان چار بنیادی صداقتوں کا یہ ہے کہ دکھ خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ خواہشات کو جتنا دبایا اور کچلا جائے گا انسان اتنا ہی دکھ کی بجائے سکھ سے ہمکنار ہوتا چلا جائے گا۔ اور عمل و کردار کے ہشت پہلو راستہ پر پوری شرائط سے گامزن ہونے اور جملہ تقاضوں کو پورا کرنے سے اسے کامل نجات (جسے نروان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) بالآخر نصیب ہو جائے گی۔ یہ ہشت پہلو راستہ مشتمل ہے آٹھ باتوں پر:

۱۔ صحیح فہم و ادراک
۲۔ صحیح فکر و خیال
۳۔ صحیح گفتار
۴۔ صحیح عمل
۵۔ صحیح ذریعہ معاش
۶۔ صحیح جدوجہد
۷۔ صحیح چوکسی اور بیداری
۸۔ صحیح توجہ اور دھیان

اس زمانہ کے مروجہ بدھ مت میں ان چار بنیادی صداقتوں اور عمل و کردار کے اس ہشت پہلو راستہ کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس بارہ میں سیلون (سری لنکا) کی بدھسٹ پبلیکیشن سوسائٹی چھوٹی بڑی کتابیں شائع کرتی رہتی ہے اور برطانیہ کی بدھسٹ پالی ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے بھی اس موضوع پر کچھ کم کتابیں شائع نہیں کیں ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو مذکورہ بالا چار بنیادی صداقتیں اور عمل و کردار کا ہشت پہلو راستہ اور اس کی دوراز کار فلسفیانہ موشگافیاں بہت بعد کے زمانہ کی پیداوار ہیں جنہیں تری پٹک میں داخل کر کے گوتم بدھ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ ان کو حاصل ہونے والا گیان تو ان کے مسائل کے حل پر مشتمل ہونا چاہئے تھا۔ جنہوں نے انہیں عرصہ دراز سے پریشان کر رکھا تھا اور وہ یہی تھے کہ دنیا میں ہر طرف پاپ پھیلا ہوا تھا اور لوگوں کے نزدیک زندگی کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اپنے عرصہ حیات کو جس حد تک ممکن ہو عیش و عشرت میں گزارا جائے۔ گوتم بدھ کے نزدیک ان کی یہ حالت روحانی موت کے مترادف تھی۔ جو لوگ اس گناہ آلود زندگی سے متنفر تھے اور پاک زندگی بسر کرنا چاہتے تھے ان کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر تھی۔ ان سے اور تو کچھ نہ بن پڑتا وہ سنیاس لے کر تارک الدنیا بننے میں عافیت ڈھونڈنے کی کوشش کرتے۔ وہ عائلی زندگی سے منہ موڑ کر جنگلوں میں جا بسیرا کرتے اور نفس کشی میں اتنا آگے بڑھ جاتے کہ قوت لایموت سے زیادہ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاتے۔ ان کے نزدیک آواگون یعنی ارذل سے ارذل حالت میں بار بار جنم لینے سے نجات کا یہی راستہ تھا کہ وہ سنیاس لے کر رہبانیت کی زندگی اختیار کر لیں۔ گوتم بدھ گناہوں کی بے اندازہ کثرت اور اس کی تباہ کاریوں سے سخت بددل اور دل برداشتہ تھے۔ وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اردگرد کی تمام دنیا کیلئے گناہ آلود زندگی سے نجات کے متلاشی تھے۔ اگرچہ انہوں نے بھی سنیاس اختیار کیا لیکن زندگی اور اس کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنے کی خاطر نہیں بلکہ دوسروں کو گناہ آلود زندگی اور اس کی تباہ کاریوں سے بچانے کی خاطر اور سب کے واسطے راہ نجات تلاش کرنے کی غرض سے انہوں نے اپنے آپ کو جانگسل مشقتوں میں ڈالا۔ تری پٹک کے بغور مطالعہ سے یہ امر منکشف ہوتا ہے کہ چھ سالہ ریاضت کے بعد انہیں جو گیان حاصل ہوا وہ خلاصۃً یہ تھا:-

☆...... نجات نہ تارک الدنیا بننے میں ہے اور نہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے میں بلکہ نجات وابستہ ہے بین بین کی درمیانی راہ اختیار کرنے کے ساتھ۔

☆...... روحانی بیماریوں اور روحانی موت سے بچنے کے لئے اس زندگی میں نجات کا حصول ضروری ہے۔ اور وہ حاصل ہوگی گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے نیکیاں بجا لانے اور پاک زندگی بسر کرنے سے۔

☆...... اس جہان میں بسر کی جانے والی زندگی پر حقیقی موت وارد ہونے کے بعد انسان کے از سرنو رحم مادر میں داخل ہو کر اس جہاں میں بار بار جنم لے کر بار بار واپس لوٹ آنے کا سلسلہ یکسر باطل ہے۔ حقیقی موت وارد ہونے کے بعد کسی انسان کے اس جہان میں کسی بھی طور واپس لوٹ آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وہ گناہ آلود زندگی کو موت سے اور گناہوں سے حقیقی نجات کو وہ موت پر فتح پانے سے تعبیر کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرے آنے سے اور گیان حاصل کرنے سے بار بار جنم لینے کا سلسلہ تباہی اور بربادی سے دوچار ہو کر یکسر منقطع ہو گیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم تری پٹک میں مندرج گوتم بدھ کے مواعظ کے حوالہ سے ان کو حاصل ہونے والے مندرجہ بالا گیان کی وضاحت کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ گوتم بدھ اس خیال سے کہ لوگ ان کو حاصل ہونے والے گیان پر کان نہیں دھریں گے اسے اپنے تک محدود رکھنا چاہتے تھے اور اس کے پرچار سے مجتنب رہنا چاہتے تھے۔ لیکن برہما شاماپتی نامی دیوتا یا اسلامی اصطلاح کی رو سے ایک فرشتہ ان کے سامنے ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ اے گوتم اٹھ اور اس گیان کا پرچار کر جو کہ تجھے عطا کیا گیا ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ لوگ اس کی طرف دھیان نہیں دیں گے۔ نیک فطرت لوگ خواہ وہ تعداد میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں وہ تیری باتوں پر ضرور کان دھریں گے، انہیں دل میں جگہ دیں گے، ان پر عمل پیرا ہونگے اور پھر تیرے ساتھ مل کر وہ بھی نئے دھرم کا پرچار کریں گے اور لوگ جوق در جوق تیری جماعت میں شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ گیان حاصل ہوتے ہی گوتم بدھ نے جسمانی طاقت بحال کرنے کیلئے کھانا پینا شروع کر دیا تھا۔ شاماپتی کے ذریعہ ملنے والے پیغام کے بعد وہ خود اختیار کردہ سنیاس سے باہر آئے اور بنارس پہنچ کر ان چار سادھوؤں کو تلاش کر کے جن کے ساتھ مل کر انہوں نے ابتداءً گیان دھیان کا سلسلہ شروع کیا تھا ان تک نئے دھرم کا پیغام پہنچایا۔ گوتم بدھ کے اس پہلے وعظ کو انہیں حاصل ہونے والے گیان کو سمجھنے کے لحاظ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس میں انہوں نے معرفت کو جو انہیں حاصل ہوئی تھی بہت غیر مبہم الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔ ان کا یہ وعظ تری پٹک کے ''ونایا متن'' میں ''مہاوگا'' کے زیر عنوان درج ہے۔ ان کے اس سب

سے پہلے ایڈیشن کو بدھ مت میں راستی کی مملکت اور اس کی بنیاد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے نیز اسے دھرم کے چکر کو حرکت میں لانے کا عمل بھی کہا جاتا ہے۔

پہلا نقطہ معرفت: گوتم بدھ نے حاصل ہونے والے گیان کے پہلے نقطہ معرفت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پہلے وعظ میں فرمایا:

''اے سادھوؤ اور سنیاسیو! دو انتہائیں ایسی ہیں جن سے ہر اس شخص کو جو دنیا سے دستکش ہونا چاہتا ہے بچنا چاہئے۔

یہ دو انتہائیں کیا ہیں؟ ایسی زندگی جو عیش و عشرت اور سفلی خواہشات کی نذر کردی جائے اپنے آپ کو مقام سے گرانے اور خود کو جذبات کے حوالہ کردینے کے مترادف ہے۔ ایسی زندگی بد قماشی پر مبنی ہوتے ہوئے غیر شریفانہ اور بے فائدہ بے مصرف زندگی ہے۔

اس طرح ایسی زندگی بھی جس میں نفس کشی کو اس انتہاء تک پہنچایا جائے کہ جسم پر مردنی کی سی کیفیت طاری ہو جائے اپنے آپ کو دکھوں اور تکلیفوں کی بھینٹ چڑھانے کی وجہ سے غیر فطری اور ناکارہ زندگی ہے۔

اے سنیاسیو میں نے اپنے آپ کو ان دو انتہاؤں سے بچا کر'' درمیانی راہ'' کا علم حاصل کیا ہے۔ یہ درمیانی راہ بصیرت کا در کھول دیتی ہے۔ اس سے فہم و فراست کے دریچے وا ہوتے ہیں۔ جو شانتی، گیان اور بالآخر سمبودھی یعنی کامل نجات یا نروان سے ہم کنار کرنے کا موجب بنتے ہیں۔''

(حوالہ کیلئے دیکھیں ای۔ایچ بریوسٹر کی مذکورہ کتاب دی لائف آف گوتما دی بدھا کا صفحہ 61)

گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کا یہ وہ بنیادی اور مرکزی نقطہ معرفت تھا جسے بعد میں آنے والے ان کے پیروؤں نے فراموش کردیا۔ اس بنیادی نقطہ معرفت کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم عطا کی گئی تھی کہ نہ اس رنگ میں دنیا سے دستکش ہونا درست ہے کہ جس میں اپنے آپ کو گرہستی کی ذمہ داریوں سے آزاد کر کے دنیوی علائق سے یکسر بے تعلق کرلیا جائے اور نہ ہی یہ بات درست ہے کہ اپنے آپ کو عیش و عشرت میں غرق کر کے نیکی اور پارسائی کی راہ سے یکسر دور ڈال دیا جائے۔ حتی کہ انسان کی زندگی کا اعلیٰ مقصد بھولے سے بھی یاد نہ آئے۔ درمیانی راہ اختیار کرنے کی ہدایت کا مقصد صاف ظاہر ہے یہ تھا کہ صرف سفلی اور نفسانی خواہشات کو دبانا ضروری ہے نہ کہ جملہ خواہشات کو۔ سو گویا گرہستی کی ذمہ داریوں کو قبول کر کے جائز اور فطری خواہشات کو اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ یعنی اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جائز فطری خواہشات اخلاقی حدود و قیود کی پابند رہیں اور کبھی بے لگام نہ ہونے پائیں۔ آشتی اور سلامتی کی آئینہ دار ایسی درمیانی راہ گرہستی سے فرار اور بے در و بے گھر ہونے کی حالت میں کھلے آسمان کے نیچے درختوں کے سائے تلے زندگی بسر کرنے اور قرب و جوار کی بستیوں والوں کو بھیک پر گزارہ کرنے کی کہاں گنجائش نکلتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مروجہ بدھ مت اور تری پٹک کے چار سو سال بعد مرتب ہونے والے بہت سے حصے گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کے اس مرکزی نقطہ معرفت سے ہٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔

دوسرا نقطہ معرفت: گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کا دوسرا نقطہ معرفت یہ تھا کہ انسان کیلئے دو انتہاؤں سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ درمیانی راہ پر پوری استقامت سے قائم رہنے کیلئے قدم قدم پر بھٹکانے کی کوشش کرنے والے شیطان کا بڑی پامردی سے مقابلہ کر کے اسے شکست فاش دینا ضروری ہے۔ شیطان انسان کو مسلسل ورغلا کر گناہ آلود زندگی کی طرف دعوت دیتا رہتا ہے۔ غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے پھر گناہوں میں ملوث کر کے دوبارہ روحانی موت سے دوچار کردے اور اس طرح اسے قدم قدم پر ایک موت کے بعد دوسری موت سے دوچار کرتا چلا جائے۔ انسان معصیت کی طرف واپس لوٹنے سے اس وقت ہی محفوظ رہ سکتا ہے جب وہ شیطان اور روحانی موت پر مکمل فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ جب وہ ان دونوں پر مکمل فتح حاصل کرلیتا ہے تو وہ اسی دنیا میں حقیقی نجات جسے پالی میں نروان کہتے ہیں حاصل کرلیتا ہے۔ جب تک انسان نروان حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو شیطان کے حملے کا اور روحانی موت کا خطرہ اس کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔ یہ نقطہ معرفت گوتم بدھ اور شیطان کے مابین اس مکالمہ سے بھی مستنبط ہوتا ہے جو گیان حاصل ہونے پر دونوں کے مابین اس وقت ہوا جب شیطان اپنا آخری حربہ آزمانے کی غرض سے آ کھڑا ہوا۔ ہم شیطان کے ساتھ گوتم بدھ کے اس مکالمہ کو تری پٹک مسٹر ای ایچ بریوسٹر کی مذکورہ انگریزی کتاب دی لائف آف گوتما دی بدھا میں سے یہاں درج کرتے ہیں:

''شیطان (Mara) گوتم بدھ کے سامنے ظاہر ہوا اور اس نے کہا تو مادی اور غیر مادی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ تجھے بہت مضبوط زنجیروں نے اپنے شکنجے میں لے رکھا ہے۔ اے تارک الدنیا گوشہ نشین! تو مجھ سے کبھی چھٹکارا نہ پا سکے گا۔ گوتم بدھ نے اسے جواب دیا'' میں تمام زنجیروں اور جکڑ بندیوں سے (خواہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی) آزاد ہو چکا ہوں۔ مضبوط سے مضبوط زنجیروں سے بھی میں نے آزادی حاصل کرلی ہے۔'' پھر گوتم بدھ نے موت سے (ظاہر ہے ان کی مراد ان کی اخلاقی اور روحانی موت سے تھی) مخاطب ہو کر کہا'' اے موت! تو میرے ہاتھوں چاروں شانے چت ہو کر شکست کھا چکی ہے''۔ شیطان نے ایک دفعہ پھر گوتم بدھ کو ڈرانے اور ورغلانے کی کوشش کی اور بولا'' وہ زنجیریں جو ہوا میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں ان سے ذہن کو جکڑ بند کیا جاتا ہے۔ اے تارک الدنیا گوشہ نشین! میں ان زنجیروں سے تیری مشکیں کسوں گا تو مجھ سے کبھی چھٹکارا حاصل نہ کر سکے گا۔ گوتم بدھ نے اسے جواب دیا'' جو بھی شکلیں، آوازیں، خوشبوئیں، لذتیں اور رابطے ممکن ہو سکتے ہیں اور حواس خمسہ کو لبھا سکتے ہیں مجھ میں ان کی خواہش اور کشش مفقود ہو چکی ہے۔'' یہ کہنے کے بعد گوتم بدھ نے شیطان کے ذریعہ مسلط ہونے والی موت کو مخاطب کر کے کہا:'' اے موت یاد رکھ کہ تو چاروں شانے چت ہو کر شکست فاش کھا چکی ہے۔'' تب بدی کا علمبردار شیطان (Mara) سمجھ گیا کہ مقدس بدھ مجھ سے خوب واقف ہے۔ انسانوں کا بہی خواہ مجھے اچھی طرح پہچانتا ہے۔ وہ بہت افسردہ اور غمگین ہو کر وہاں سے غائب ہو گیا۔''

(کتاب مذکورہ صفحہ 76,75)

اس اقتباس سے یہ امر واضح ہے کہ گوتم بدھ نے حاصل والے گیان کے نتیجہ میں درمیانی راہ ہی اختیار نہیں کی تھی بلکہ شیطان اور اس کی طرف سے قدم قدم پر مسلط کی جانے والی روحانی موت پر مکمل فتح حاصل کر کے درمیانی راہ پر پوری استقامت سے تادم آخر گامزن رہنے کا پختہ عزم بھی کیا تھا اور اپنے اس عزم کو وہ پورا کر دکھانے میں کامیاب رہے تھے۔ جبھی تو انہوں نے شیطان کے آخری بار ورغلانے پر بڑے عزم اور پر یقین لہجے میں یہ کہہ کر کہ میں گناہ کی ترغیب دلانے والی زنجیروں اور ان کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہو چکا ہوں اور اسی زندگی میں بار بار وارد ہونے والی روحانی موت کو میں ہمیشہ ہمیش کیلئے شکست فاش دے چکا ہوں شیطان کو یکسر مایوس کردیا۔ سو انہیں حاصل ہونے والے گیان کا دوسرا نقطہ معرفت یہ تھا کہ ہر انسان گناہوں سے اپنا دامن بچا کر اور خلوص نیت کے ساتھ نیکیاں بجالا کر اسی زندگی میں قدم قدم پر وارد ہونے والی روحانی موت سے مکمل طور پر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ وہ خود اس موت سے آزاد ہو کر دوسروں کو بھی اس کے شکنجے میں جانے سے محفوظ کرنا چاہتے تھے۔

تیسرا نقطہ معرفت: گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس میں یہ نقطہ معرفت بھی شامل تھا کہ حقیقی موت وارد ہونے پر جس کے نتیجہ میں یہ مادی جسم تحلیل ہونے کے عمل سے گزرنے لگتا ہے اور بالآخر فنا ہو جاتا ہے انسانوں کے کسی اور شکل میں جنم لے کر اس دنیا میں دوبارہ واپس آنے اور بار بار نئی نئی شکلوں میں جنم لیتے چلے جانے کا عقیدہ باطل ہے۔ کوئی انسان بھی حقیقی موت وارد ہو جانے کے بعد کسی بھی شکل میں اس دنیا میں واپس نہیں آتا بلکہ اگلے جہان میں اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ ریاضت کے دوران حقائق کے انکشاف کے بعد انہوں نے بنارس پہنچ کر جو پہلا وعظ فرمایا اس میں اس نقطہ معرفت کا بھی بطور خاص ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ:

جب میں اپنے جذبات پر مکمل قابو پانے کی وجہ سے خالی الذہن ہو گیا اور میرا ذہن صاف و شفاف ہونے کی وجہ سے مستقیم الحال بن گیا اور ہر قسم کے میل کچیل سے پاک ہونے سے اس میں نرمی اور لچک پیدا ہو گئی اور وہ حقائق پر غور و فکر کے عمل کیلئے ہر طرح تیار ہو گیا اور ہر قسم کی بدعنوانی سے بریت نے اس میں ایک خاص نوع کا استحکام پیدا کردیا تو میں نے اپنے ذہن کی فکری قوتوں کو انسانوں کے وفات پا کر اس جہان سے گزر جانے اور پھر دوبارہ جنم لے کر واپس لوٹنے کے مسئلہ پر مرتکز کر کے اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو میں نے انسانی آنکھ کی بصارت سے بلند ہو کر خالص آسمانی بصیرت کی راہ سے انسانوں کو وفات پانے کے بعد اگلے جہان میں دوبارہ جنم لیتے ہوئے دیکھا۔ وہ جنم لے رہے تھے عام اور عظیم انسانوں کے طور پر، وہ جنم لے رہے تھے خوبصورت اور بدصورت انسانوں کے طور پر، وہ جنم لے رہے تھے خوشی سے معمور حالت میں اور غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی حالت میں۔ مجھے اس سے یہ تفہیم ہوئی کہ انسان اگلے جہان میں اپنے اعمال سے مطابقت رکھنے والی حالت میں حاضر ہوتے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ بات آگئی کہ جو انسان اپنے قول و فعل کے اعتبار سے صالح نہیں ہوتے اور جسے عزت و احترام کی نظر سے دیکھنا چاہئے اس کی اہانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو چیز تباہی کی طرف لے جانے والی ہے اسے توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور تباہی کی طرف لے جانے والی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ وہ موت کے بعد مادی جسم کے فنا ہونے کے ساتھ عذاب کے اذیت ناک راستہ پر پڑ کر دوزخ (Hell) میں جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ نیک لوگ جو اپنے قول و عمل افکار و خیالات کے لحاظ سے صالح ہوتے ہیں اور جن چیزوں اور ہستیوں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھنا چاہئے ان کی اہانت کے مرتکب نہیں ہوتے اور جو چیز راستبازی کی آئینہ دار ہو اس کو توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہ موت کے بعد انسانی جسم کے تحلیل کا شکار ہو کر فنا ہونے کے ساتھ آسمانی جنت (Heavenly World) کی طرف جانے والے مبارک و مسعود راستہ پر چل پڑتے ہیں

اس طرح علم اور بصیرت سے ہمکنار ہو کر میرا ذہن آزاد ہو گیا۔ ہوس پرستی کی زندگی کی چاہت کے فریب میں گھلنے سے، وہ آزاد ہو گیا کسی نہ کسی وجود میں متشکل ہونے کی تمنا کے فریب میں گھلنے سے وہ آزاد ہو گیا اس فریب سے جو جہالت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

اس آزادی اور نجات کی فضا میں یہ معرفت ابھری کہ دوبارہ جنم لینے (یعنی اس دنیا میں بار بار واپس لوٹنے) کا خاتمہ ہو گیا اور ارفع اور اعلیٰ زندگی کے حصول کا مقصد پورا ہو گیا۔''

(حوالہ کیلئے دیکھیں ای۔ایچ۔ بریوسٹر کی مذکورہ انگریزی کتاب'' دی لائف آف گوتما دی بدھا'' صفحہ 39,38)

چھ سال کی جانگسل ریاضت کے دوران گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس میں بطور خاص یہ بات شامل تھی کہ آواگون یا مرنے کے بعد اسی جہان میں بار بار جنم لینے کے نظریہ کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ کوئی انسان بھی موت وارد ہونے اور اس جہان سے گزر جانے کے بعد کسی شکل میں بھی دوبارہ اس

جہان میں واپس نہیں آتا بلکہ وہ اپنے اچھے یا برے اعمال کے مطابق اگلے جہان میں جزا یا سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ برے اعمال والے دوزخ میں اور اچھے اعمال والے جنت میں جگہ پاتے ہیں۔ جنت میں جگہ پانے والے ارفع و اعلیٰ حیات ابدی حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ حصول گیان کے بعد گوتم بدھ نے اپنے پہلے وعظ کے مذکورہ بالا حصہ میں موت واقع ہونے کے ساتھ جسم کے تحلیل اور فنا ہونے کا بطور خاص ذکر کر کے بتا دیا کہ یہاں ان کی مراد حقیقی موت سے ہے۔ یہ قرینہ صاف بتا رہا ہے کہ حقیقی موت وارد ہو جانے کے بعد اس جہاں میں کسی بھی شکل میں دوبارہ واپسی ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اس سے آواگون یا باربار پیدائش کا عقیدہ باطل ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان میں تین باتوں کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

اول یہ کہ عیش وعشرت میں پڑ کر غفلت میں زندگی بسر کرنا بھی گمراہی ہے اور اسی طرح سنیاس لے کر گرہستی کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنا اور تارک الدنیا بن کر رہبانیت اختیار کرنا بھی ضلالت کی راہ ہے۔ نجات ان دونوں انتہاؤں سے دامن بچا کر درمیانی راہ اختیار کرنے میں مضمر ہے یعنی یہ کہ انسان دنیا میں رہ کر اور گرہستی کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کر کے بھی دنیا کا نہ بنے بلکہ ہوا و ہوس سے دامن کش رہ کر نیکی پرہیزگاری اور پاک بازی کی زندگی بسر کرے۔

دوسرے یہ کہ انسان اسی زندگی میں بدی کی راہ اختیار کر کے اور اس میں آگے سے آگے قدم بڑھا کر ارذل سے ارذل تر حالت کی طرف منتقل ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ حالت بار بار روحانی موت وارد ہونے اور بار بار جنم لینے کے مترادف ہوتی ہے۔ انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ چوکس اور بیدار ہو کر نیک اعمال بجا لائے اور نیکیوں میں مسلسل آگے قدم بڑھانے کے ذریعہ روحانی موت پر فتح پا کر اپنے آپ کو حیات ابدی کا اہل بنائے۔

تیسرے یہ کہ انسان حقیقی موت وارد ہونے اور اس جہان سے گزر جانے کے بعد اس جہان میں بار بار جنم کے ذریعہ واپس آنے کے نظریہ کو ترک کر کے نیکی اور پارسائی کے ذریعہ اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ اگلے جہان کی جنت میں جگہ پا کر حیات ابدی کا وارث ٹھہرے۔

یہ امر ایک بہت بڑے المیہ سے کم نہیں ہے کہ گوتم بدھ کے پیروان کی وفات کے بعد ہندو برہمنوں کی مسلسل سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے زیر اثر آ کر ان کی تعلیم کے مذکورہ بالا ہر سہ پہلوؤں سے دور ہٹتے چلے گئے۔ درمیانی راستہ اختیار کرنے کی بجائے انہوں نے خواہشات کو مٹانے اور گرہستی سے منہ موڑ کر بے در اور بے گھر ہونے کی حالت میں تجرد کی زندگی بسر کرنے کو نجات کا ذریعہ قرار دے ڈالا۔ اور اسی طرح انہوں نے آواگون کے ہندو عقیدہ سے متاثر ہو کر ذرا بدلی ہوئی شکل میں بار بار پیدائش کے نظریہ کو اپنایا۔ اور اس طرح وہ ایک عرصہ نجات کی راہ پر گامزن رہنے کے بعد پھر گمراہی کی طرف واپس لوٹ گئے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 02-1-31)

پاکستان کا نئے انسداد دہشت گردی یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ

پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ وہ خصوصی انسداد دہشت گردی یونٹ قائم کرے گا اور انٹیلی جینس کو مزید چوکس کرے گا۔ یہ فیصلہ حال ہی میں ملک میں ہوئے دہشت گرد حملوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ 20 مارچ کو لاہور میں تین لوگوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ پاکستان سرکار نے یہ فیصلہ صدر جنرل پرویز مشرف کی صدارت میں کیبنٹ منسٹروں کی ایک سکیورٹی میٹنگ میں کیا۔ دریں اثنا 19 مارچ کی صبح لاہور میں تین موٹر سائیکل سوار بندوق برداروں نے ایک سنی سکالر پروفیسر عطاء الرحمان اور اس کے ڈرائیور نیز مشہور شیعہ لیڈر سید حسن رضا کو گولیوں سے بھون دیا۔ اور فرار ہو گئے۔ سنی سکالر کا قتل صبح 9 بجے اس وقت ہوا جب وہ ڈرائیور کے ساتھ گھنی آبادی والے جین مندر سڑک پر واقع اپنی انسٹیٹیوٹ پہنچے وہاں سے بھاگتے ہوئے راستہ میں بس سٹینڈ پر کھڑے شیعہ لیڈر کو انہوں نے گولیاں مار دیں۔ پولیس ابھی یہ طے نہیں کر پائی کہ شیعہ لیڈر کو اتفاقاً مارا گیا ہے یا سوچ سمجھ کر۔ تاہم وہ ان ہتیاؤں کو شیعہ سنی ٹکراؤ کا نتیجہ سمجھتی ہے۔

دہشت گردانہ تشدد کی بڑھ رہی لہر کو روکنے کے لئے پاکستان کے صدر پرویز مشرف نے انٹیلی جنس ایجنسیوں کو مستعد اور چست درست کرنے کیلئے سپیشل اینٹی دہشت گردی سیل قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور سیکیورٹی ایجنسیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ خلاف قانون ملیٹنٹ گروپوں کے خلاف کاروائی تیز کر دیں۔ مشرف نے یہ فیصلہ 17 مارچ کو ایک چرچ پر حملہ کے بعد کیا صدر نے یہ اعلان کیا کہ ملیٹنٹ گروپوں کے خلاف کاروائی تیز کی جائیگی۔ جنہوں نے حملے تیز کئے ہیں۔ اور ان کے خلاف سخت جوابی کاروائی بھی ہوگی۔

چنانچہ بڑھتے ہوئے تشدد کے پیش نظر پاکستان بھر میں ڈاکٹر اپنے ہم پیشہ افراد کے سلسلہ وار قتل کے خلاف احتجاج میں جمعہ کے دن ہڑتال کریں گے۔ دس دن میں یہ دوسرا موقع ہے جب طبی برادری ڈاکٹروں کے منصوبہ بند قتل کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے۔ گذشتہ چھ مہینوں میں ایک درجن سے زیادہ ڈاکٹر صرف کراچی میں مارے گئے ہیں بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق گذشتہ چار برسوں میں تقریباً 80 ڈاکٹروں کا قتل ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے اس طبقہ میں سراسیمگی پھیل گئی ہے اور بہت سے ڈاکٹر ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ مارے جانے والے زیادہ تر ڈاکٹر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ گذشتہ ایک مہینہ میں صرف کراچی اور پنجاب میں 34 سے زیادہ شیعہ مارے جا چکے ہیں۔ تقریباً 15 افراد راولپنڈی کی ایک مسجد میں نماز کے دوران مارے گئے تھے۔

گجرات فسادات کے موقع پر
وشو ہندو پریشد کی طرف سے تقسیم کیا جانے والا ہینڈ بل

ہندوستان ٹائمز (5 مارچ) میں اس کے نامہ نگار چندن نندی نے لکھا ہے:-

گجرات میں جب سے فسادات پھوٹ پڑے ہیں وشو ہندو پریشد کے کارکنان مبینہ طور پر ایک خط نما ہینڈ بل تقسیم کر رہے ہیں جس میں ہندو بھائیوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور ان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں اور دیش دروہیوں کا معاشی مقاطعہ کریں، اس میں دیش دروہیوں کو کنارے لگانے اور ان کا بائیکاٹ کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں تا کہ ان کی معاشی کمر توڑ دی جائے، اس میں ہر ہندو سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کی سو کاپیاں نقل کر کے تقسیم کرے، حالانکہ وشو ہندو پریشد کی گجرات یونٹ نے اس کی تردید کی ہے تاہم وی ایچ پی احمد آباد یونٹ کے چیف مسٹر کوشک مہتہ نے بتایا کہ وہ اس سے واقف ہیں کہ ایسا کوئی مراسلہ تقسیم کیا جا رہا ہے مگر وی ایچ پی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، پولیس کو بھی اس کی اطلاع تھی کہ ایسی کوئی چیز نہایت خاموشی سے پھیلائی جا رہی ہے مگر پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ ان کے ہاتھ باندھ دیئے گئے ہیں۔ اس خط نما ہینڈ بل میں جو جملے درج ہیں ان میں ایک جملہ ''جاگو! اٹھو! وچارو! عمل کرو! دیش بچاؤ! دھرم بچاؤ!'' بھی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی طرح کا لین دین نہ کیا جائے ان دیش دروہیوں کے ہوٹلوں اور گیراج استعمال نہ کئے جائیں ایسی فلمیں نہ دیکھی جائیں جن میں اداکاری کسی مسلمان نے کی ہو۔ دیش دروہیوں کی ہدایت کاری میں تیار کی گئی کسی فلم کو پردے پر دکھائے جانے کی اجازت نہ دیں۔ کسی مسلمان کی فیکٹری میں کام نہ کریں اور نہ کسی مسلمان کو ملازم رکھیں۔ بحوالہ ساز دکن حیدر آباد، 12 مارچ 2002

درخواست دعا

محترم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ کے بڑے صاحبزادے عزیزم فرحان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم بی بی ایس میں داخلہ مل گیا ہے۔ عزیز محترم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ مرحوم کا پوتا اور محترم محمد احمد صاحب غوری ساکن حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے فرحان احمد کی آئندہ تعلیمی میدان میں ترقیات اور کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

وردھمان کوٹ (صوبہ آندھرا) میں
مسجد 'بشارت' کا شاندار افتتاح اور جلسہ کا انعقاد

مورخہ 18 فروری 2002 بروز سوموار مسجد 'بشارت' سرکل نلگنڈہ صوبہ آندھرا کا افتتاح اور اس کے بعد نلگنڈہ زون کے جلسے کا انعقاد عمل میں آیا۔ الحمدللہ۔

18 فروری کو دوپہر ایک بجے تک سترہ جماعتوں سے تقریباً 480 افراد مرد و زن پر مشتمل مسجد بشارت کے صحن میں پہنچ گئے تھے۔ ڈھائی بجے مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی و نگران اعلیٰ آندھرا اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان و نگران دعوۃ الی اللہ آندھرا کی تشریف آوری پر ان کا استقبال کیا گیا۔

سب سے پہلے تمام احباب کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا کھانے سے فارغ ہو کر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مسجد کی افتتاحی تقریب کے ضمن میں سیکڑوں احمدیوں کی موجودگی میں دعا کرائی اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ نماز کے بعد مکرم و محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی آندھرا کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم شیخ لطیف صاحب صدر جماعت وردھمان کوٹ، اور مکرم شیخ مریال گوڑ بھی سٹیج پر رونق افروز تھے۔

تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت کاسرلہ پہاڑ نے تلگو زبان میں کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی ہوئی۔ آپ نے مسجد کے فیوض و برکات اور اس کی غرض و غایت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے خطاب فرمایا۔ خاکسار نے اس کا تلگو زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مریال گوڑا سے آنے والے 57 افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے اور جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرماوے اور اس مسجد کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

☆ اگلے روز 19 فروری کو مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی و نگران اعلیٰ آندھرا و مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نگران دعوت الی اللہ آندھرا، مقامی احمدیوں اور گاؤں کے ہندو احباب کی موجودگی میں مسجد 'منر موتنج چلپہ' ننلہ سرکل نلگنڈہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے دیگر امور کے علاوہ بڑی وضاحت کیساتھ اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ آج دنیا کے پردے پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایک امن پسند جماعت ہے۔ شکریہ احباب کے بعد صدر اجلاس نے دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نلگنڈہ صوبہ آندھرا)

دمکا (جھارکھنڈ) میں منعقدہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

ہر سال کی طرح امسال بھی دمکا شہر میں 22 فروری تا 1 مارچ 2002ء آٹھ یوم تک کتاب میلہ کا اہتمام کیا گیا اس سال اس بک فیئر میں اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ دمکا کو بھی اپنا بک سٹال لگانے کا موقع ملا۔ ان آٹھ ایام میں ہزاروں ہندو، مسلم، عیسائی احباب سٹال میں تشریف لائے انہیں لٹریچر دیا گیا اور حسب توفیق احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ اس دوران پروفیسر، پادری صاحبان، علماء و فضلاء سے گفت و شنید ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(فضل حق شوکت سرکل انچارج دمکا)

جماعت احمدیہ بھدرواہ (کشمیر) کی طرف سے بک سٹال کا انعقاد

مورخہ 20 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کی طرف سے ایک بک سٹال لگایا گیا۔ سٹال کو بہت سی کتابوں لٹریچر، فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام، احمدیہ کیلنڈر اور بینرز سے سجایا گیا۔ بک سٹال میں کافی تعداد میں مسلم اور غیر مسلم احباب لٹریچر لینے آئے اور اسلام کے بارے میں کافی معلومات حاصل کیں۔ الحمدللہ! اس مبارک دن پر مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کو تبلیغ کا ایک اچھا موقع فراہم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بارآور بنائے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نے اس کام میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا

(جوہر حفیظ فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
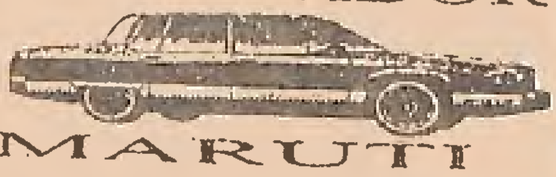
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

افسوس مکرمہ زینب بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش وفات پاگئیں

افسوس مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب درویش قادیان مورخہ 2002-3-7 کو امرتسر گکڑ ہسپتال میں شام آٹھ بجے مختصر علالت کے بعد بعمر 70 سال وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نواں پنڈ بہادر نزد گورداسپور میں پیدا ہوئیں۔ 1947 میں ہی ننگل باغبان نزد قادیان میں مکرم محمد صادق صاحب کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی۔ تقسیم ملک کے وقت آپ مستورات کے ساتھ جماعتی نظام کے تحت پاکستان چلی گئیں۔ اور مکرم صادق صاحب نے درویشی کی سعادت پائی۔ مکرم صادق صاحب جب 56-1955 میں پاکستان گئے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا اپنی اہلیہ اور بچے کو قادیان لے جائیں چنانچہ آپ قادیان آگئیں اور درویشی کا لمبا زمانہ نہایت صبر و شکر سے گزارا اور بچوں کی اچھے رنگ میں تعلیم و تربیت کی آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار اور سب مالی تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیتی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ، دوسرے بیٹے مکرم محمد عارف صاحب ناظر تعلیم و ناظر بیت المال خرچ و افسر جلسہ سالانہ اور تیسرے بیٹے مکرم محمد طاہر ہیں۔ بڑی بیٹی بشریٰ صدیقہ صاحبہ، دوسری مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ پاکستان میں اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

مورخہ 02-3-12 کو آپ کے بیٹے مکرم محمد عارف صاحب ننگلی کو حضور پرنور کی طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور نے درج ذیل تعزیت کا پیغام بھجوایا۔

مکرم محمد عارف صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افسوس کا اظہار فرماتے ہوئے دلی ہمدردی اور تعزیت کا پیغام بھجوایا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون حضور نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے حق میں دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

8 مارچ کو مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس موقع پر سردار پرتاپ سنگھ باجوہ PWD منسٹر پنجاب گورمنٹ، سردار نتھا سنگھ دالم سابق تعلقات عامہ منسٹر، سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ ایم ایل اے، حلقہ قادیان کے بلدیہ کی صدر اور کئی غیر مسلم دوست تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

ادارہ بدر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب درویش اور آپ کے جملہ افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

(ادارہ)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 02-2001

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ عہدہ مبارک کرے اور احسن رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

1. مکرم خالد محمود صاحب ... نائب صدر اول
2. مکرم زین الدین حامد ... نائب صدر دوم و معتمد اول
3. مکرم شیراز احمد صاحب ... نائب صدر سوم
4. مکرم سفیر احمد صاحب شمیم ... مہتمم مقامی
5. سید مبشر احمد عامل ... مہتمم تربیت نومبائعین
6. مکرم طاہر احمد صاحب ندیم ... مہتمم مال
7. مکرم شعیب احمد صاحب ... مہتمم اشاعت
8. مکرم شیخ محمود احمد صاحب ... مہتمم تبلیغ
9. مکرم مبارک احمد صاحب ندیم ... مہتمم عمومی
10. مکرم حبیب احمد طارق ... مہتمم تحریک جدید
11. مکرم محمد اسماعیل طاہر ... مہتمم وقف جدید
12. مکرم نصیر احمد ایڈووکیٹ ... محاسب
13. مکرم حافظ مخدوم شریف ... مہتمم تربیت و معتمد دوئم
14. مکرم جاوید احمد لون ... مہتمم مال (ایڈیشنل)
15. مکرم محمد وسیم خان ... مہتمم تبلیغ (ایڈیشنل)
16. مکرم سی شمس الدین ... مہتمم تعلیم
17. مکرم مصباح الدین نیر ... مہتمم صنعت و تجارت
18. مکرم خورشید احمد خادم ... مہتمم صنعت و تجارت (ایڈیشنل)
19. مکرم تسنیم احمد فرخ ... مہتمم تعلیم (ایڈیشنل)
20. مکرم عبدالمحسن مالاباری ... مہتمم خدمت خلق
21. مکرم شیخ ناصر وحید ... مہتمم صحت جسمانی
22. مکرم محمد نور الدین ... مہتمم وقار عمل
23. مکرم رفیق احمد بیگ ... مہتمم اطفال
24. مکرم شاہد احمد ندیم ... مہتمم اطفال (ایڈیشنل)
25. مکرم سید اعجاز احمد ... مہتمم تجنید

گاہے گاہے باز خواں

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا ایک مثالی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے ماہ اگست 1941ء میں ایک وقار عمل بستی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء میں منایا۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب (جو درگاہ کے سجادہ نشین اور اردو کے مشہور انشاء پرداز تھے) نے مجلس کے وفد کو ایک رستہ درستی کیلئے تجویز کیا۔ اس کام میں 36 اراکین شامل ہوئے جن میں اکثر گریجویٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مرکزی دفاتر کے ملازمین تھے۔ خدام کے علاوہ شیخ نصیر الحق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت دہلی میاں فضل کریم صاحب وکیل اور ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلی بھی شامل ہوئے۔ اڑھائی گھنٹہ تک کام کیا گیا۔ جناب خواجہ صاحب اور آپ کے معزز رفقاء اور دیگر کئی اصحاب خدام الاحمدیہ کے کام کو دلچسپی سے دیکھتے رہے۔ جناب خواجہ صاحب نے اس نظارہ کا ایک فوٹو بھی لیا۔ اڑھائی گھنٹہ میں 385 فٹ لمبی اور ساڑھے تیرہ فٹ چوڑی سڑک کی باقاعدہ پتھروں سے حد بندی کر کے اس کے نشیب فراز کو درست کیا گیا۔

جناب خواجہ صاحب نے اپنے مشہور اخبار 'منادی' 16 ستمبر 1941ء میں ان تمام احباب کے نام درج کئے اور حسب ذیل نوٹ لکھا:

"آج دہلی کی قادیانی جماعت کے چالیس افراد خدمت خلق کیلئے آئے تھے مجھ سے پوچھا کہ کہیں کا راستہ صاف کرنا ہو تو بتا دیجئے۔ میں نے اپنے مسافر خانہ کا راستہ خود جا کر بتایا اور ان لوگوں نے مزدوروں کی طرح پھاوڑے لے کر راستہ صاف کیا۔ ان میں وکیل بھی تھے اور بڑے بڑے عہدوں کے سرکاری نوکر بھی تھے اور مرزا صاحب کے قرابت دار بھی تھے۔ ان کے اس مظاہرے کا درگاہ کے زائرین و حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ ایک صاحب نے کہا کہ پراپیگنڈا کیلئے کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا جو شخص کسی ظاہرداری کیلئے خدمت خلق کرتا ہے تو اس کو ایک اجر ملتا ہے اور جو محض خدا کی رضا کے لئے خدمت خلق کرتا ہے اس کو دو اجر ملتے ہیں۔ درگاہوں سے اعتقاد رکھنے والے اپنی ذات کیلئے مجاہدے کرتے ہیں اس قسم کے مجاہدے جن کا تعلق عوام کی آسائش سے ہو بہت کم دیکھے جاتے ہیں۔ (الفضل 25 ستمبر 1941ء)

راول پنڈی کے سیلابی پانی میں بچے کو بچاتے ہوئے احمدی نوجوان نے جان قربان کردی

23 جولائی کو راولپنڈی اسلام آباد میں خوفناک بارش ہوئی جس نے بارش کی شدت کے سو سالہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اس سے قبل کم وقت میں اتنی زیادہ بارش کبھی نہیں ہوئی۔ اس شدید بارش سے راولپنڈی کے ندی نالوں میں پانی کا بہاؤ یکدم تیز ہو گیا۔ خاص طور پر نالہ لئی میں سیلابی پانی کی آمد کے بعد اس کی تیزی اور شدت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔ اس طوفان میں راولپنڈی کے احمدی خادم مکرم سہیل اظہر صاحب نے خدمت خلق کے دوران جان قربان کر دی۔ موصوف بہترین تیراک تھے۔ ایک خاتون کے شور مچانے پر کہ اسکا بچہ ڈوب رہا ہے، اسے بچاؤ۔ سہیل اظہر صاحب نے فوراً اس عورت کے لخت جگر کو بچانے کیلئے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ وہ اسے بچانے میں کامیاب تو ہو گئے لیکن نالہ لئی کی تند و تیز لہروں کے سامنے توازن برقرار نہ رکھ سکے اور بے قابو ہو کر شدید لہروں میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ اور خدمت خلق کے میدان میں نئے باب کا اضافہ کر گئے۔

یہ واقعہ 23 جولائی کو شام چھ بجے پیش آیا۔ اور ان کی نعش قریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ملی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 24 جولائی 2001ء کو بعد نماز ظہر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد المبارک ربوہ میں ان کا نماز جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر 1 میں انکی تدفین ہوئی۔ مرحوم کے والد مکرم انیس احمد صاحب چند سال بیشتر وفات پا گئے تھے۔ والدہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ تین بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور بی کام کے سٹوڈنٹ تھے۔ ان کی عمر 23 سال تھی۔ اور بہت صحت مند اور خوبصورت نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کی قربانی قبول فرمائے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نماز جنازہ

مورخہ ۱۵ جنوری ۲۰۰۲ کو حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب ادا کی۔

جنازہ حاضر:- مکرم ملک عبدالقادر صاحب آف کھارا نزد قادیان حال کیلگری (کینیڈا): مرحوم اپنے بیٹے مکرم عبد السمیع سہیل صاحب (داماد مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ) کے پاس آئے ہوئے تھے کہ چند دن بیمار رہنے کے بعد بروز جمعہ ۱۱ جنوری ۲۰۰۲ء کو صبح چار بجے وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔

جنازہ غائب

۱)......مکرم غلام مصطفیٰ صاحب محسن (شہید) آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کسی دشمن نے ۱۱ جنوری کی رات کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گھر میں اکیلے تھے۔ اہلیہ اور بچے نزدیکی گاؤں کسووال گئے ہوئے تھے مکرم مبلغ صاحب پیر محل کہتے ہیں کہ ان کی کوئی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ دو سالوں سے بیعتیں کروانے میں اپنے ضلع میں اول آرہے تھے۔ اس وجہ سے انہیں دھمکیاں بھی مل رہی تھیں۔ مرحوم کی اہلیہ صدر لجنہ پیر محل ہیں۔ مرحوم کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا طارق احمد محسن جامعہ احمدیہ ربوہ میں شاہد کلاس کا طالب علم ہے۔ مرحوم کا جنازہ ۱۲ جنوری کو ربوہ لایا گیا کافی تعداد میں لوگ جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین عمل میں آئی۔

۲)......مکرمہ جنت خاتون صاحبہ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۱ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ سے اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ آپ محترم شفیق احمد ملک، محترم ڈاکٹر رفیق احمد ملک آرکیٹیکٹ لاہو کی والدہ تھیں۔

۳)......مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار احمد آف فیصل آباد ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک نیک دل تقوی شعار خاتون تھیں۔ آپ کے میاں ایک لمبے عرصہ تک فیصل آباد جماعت کے سیکرٹری مال رہے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن کی والدہ تھیں۔

۴)......مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب چیمہ ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر ۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو بعمر ۹۴ سال اسلام آباد میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک پرہیز گار شریف النفس انسان تھے۔ آپ راولپنڈی جماعت کے عہدیدار رہے۔ موصی تھے۔

۵)......مکرم ملک محمد سعید صاحب کوئٹہ والے ۲۰ اگست ۲۰۰۱ء کو بعمر ۸۹ سال وفات پاگئے ان کے بعض عزیز یہاں ساؤتھ آل جماعت کے ممبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود نگہبان اور متکفل ہو۔ آمین۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

کریلی (ایم.پی)......سرکل کریلی میں پہلی مرتبہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم عباس علی خان صاحب کے مکان پر منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد آپ کی سیرت پر تقریر بھی کی جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (علیم احمد سرکل انچارج کریلی)

بھوا (یوپی)......زیر صدارت مکرم عید و بخش صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اسماعیل صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا بعدہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے سیرت پر تقریر کی۔ تین اطفال عزیز انیس احمد، عزیز مختار احمد اور عزیز نظام احمد نے بھی تقریر میں حصہ لیا۔ آخر پر خاکسار کی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شرافت احمد خان مبلغ)

تیماپور (کرناٹک)......مسجد احمدیہ تیماپور میں ۲۱ فروری کو سید خلیل احمد صاحب عجب شیر کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ طارق احمد صاحب عجب شیر نے پیشگوئی کا متن پڑھا۔ تقاریر سید ایاز احمد، سید ریاض احمد، بشارت احمد صاحب مسرور، سید طاہر احمد صاحب عجب شیر، قمر الدین صاحب قریشی اور ریاض احمد صاحب کمن گنڈی کی ہوئیں۔

(کے شفیق تیماپور)

درخواست دعا

خاکسار کی چچی ساس محترمہ راشدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب آف بھاگلپور (بہار) کے برین ٹیومر کا عنقریب آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی میں آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے اس نازک آپریشن کی کامیابی، آئندہ کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے

(رفیع احمد نسیم قادیان)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

افغانستان میں خوف ناک زلزلہ، 5 ہزار افراد ہلاک

زائد از 4000 افراد زخمی ۔ 5000 مکانات منہدم ۔ 30000 افراد بے گھر

شمالی افغانستان میں 25 مارچ کی رات زلزلہ میں تقریباً 5000 افراد کے مارے جانے کا اندیشہ ہے۔ سرکاری افسروں کا کہنا ہے کہ تقریباً چار ہزار افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک افسر نے بتایا کہ زلزلہ کے مرکز کے قریب واقع ضلع نہرین تباہ ہو گیا ہے۔ وزارت دفاع کے ترجمان کے مطابق ڈیڑھ ہزار مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں۔ یہ علاقے ہندوکش کی پہاڑیوں میں ہیں۔

ریکٹر پیمانے پر زلزلے کی شدت پانچ اور چھ بتائی گئی ہے۔ عارضی افغان حکومت کے سربراہ حامد کرزئی کے ایک مشیر نے بتایا کہ زلزلے میں زائد از 5000 افراد مارے گئے ہیں۔

شمالی افغانستان میں رواں مہینے میں یہ دوسرا بڑا زلزلہ ہے۔ تین مارچ کو ہمسایہ صوبہ سمنگن میں 100 سے زائد افراد تودے گرنے سے زندہ دفن ہو گئے تھے۔ پاکستان کے دارلحکومت اسلام آباد میں بھی زلزلے کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اقوام متحدہ، امدادی ایجنسیاں اور ریڈ کراس کی ایک ٹیم مزار شریف سے نہرین کی طرف روانہ ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ریکٹر پیمانہ پر 5 اور 6 کی شدت والے زلزلے کے جھٹکوں کا خاص اثر بغلان صوبہ میں ہوا۔ 30000 ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں افغانستان کے صوبہ بغلان کا نہرین قصبہ زلزلہ میں تباہ ہو گیا ہے۔

ایودھیا میں کئی خوفناک مجرم سادھوؤں کے بھیس میں رہ رہے ہیں

ان میں کئی قاتل اور ڈکیت شامل ۔ ضلع حکام کا انکشاف

یو۔این۔آئی کی خبروں کے مطابق پچھلے دو ماہ سے کئی مجرموں نے سادھوؤں کے بھیس بدل کر ایودھیا میں پناہ لے رکھی ہے۔ اور یہ لوگوں میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ضلع پولیس نے ایودھیا میں 86 سادھوؤں کی فہرست تیار کی ہے جن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کئی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور ان کے خلاف کیس زیر التواء ہیں۔ ان سادھوؤں کے خلاف قومی سیکیورٹی کے ایکٹ، غنڈہ ایکٹ اور ایکسائز ایکٹ کے ماتحت کیس درج ہیں ان کے علاوہ قتل اور اقدام قتل کے کیس بھی درج ہیں۔ ذرائع نے کہا ہے کہ جانکی گھاٹ پرویدانتی مندر کے مہنت دیورام کو قومی سیکیورٹی کے ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک سادھو پر ہلا داس کے خلاف سب سے زیادہ نو کیس ہیں جن میں زیادہ تر قتل کے کیس ہیں۔

اسرائیل نے یاسر عرفات کو اپنا دشمن قرار دے دیا

اسرائیل اور فلسطین کے تنازعہ میں اس وقت ایک حیرت ناک موڑ آیا جبکہ اسرائیل نے فلسطین کے صدر جناب یاسر عرفات کو اپنا دشمن قرار دیتے ہوئے ان کی رہائش گاہ پر بلڈوزروں اور ٹینکوں سے حملہ کر کے ان کے کمپلیکس کے اکثر حصہ کو تباہ برباد کر دیا۔ یاسر عرفات جو ایک تین منزلہ عمارت میں چھپے ہوئے ہیں ٹیلیفون کے ذریعہ مختلف ممالک کے سربراہوں سے رابطہ رکھ کر اسرائیل کو اس دہشت گردی سے باز رہنے کی تلقین کر رہے ہیں امریکہ نے اسرائیل سے اپیل کی ہے وہ یاسر عرفات کی جان کو نقصان نہ پہنچائے لیکن دوسری طرف یاسر عرفات کو اسرائیل کے خلاف تشدد کی کاروایاں کرنے سے منع کیا ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں فلسطین کی بعض تشدد پسند تنظیموں کے فدائین نے اسرائیل کی پبلک جگہوں پر حملے کر کے کئی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

پاکستان میں صدارتی رائے شماری ماہ مئی میں

پاکستانی انگریزی روزنامہ ڈان کے مطابق پاکستان میں پریذیڈنشل ریفرنڈم کیلئے ضروری تیاریاں جاری ہیں۔ یہ ریفرنڈم صدر مملکت پرویز مشرف کو مزید پانچ سال تک اس عہدہ پر برقرار رکھنے کیلئے معاون ہوگا۔ اخباری اطلاع کے مطابق یہ ریفرنڈم مئی میں کسی بھی وقت کرایا جا سکتا ہے۔

..................﴿اعلان نکاح﴾..................

میرے بڑے بیٹے مکرم فضل حق شوکت مبلغ سلسلہ دمکا (جھارکھنڈ) کا نکاح محترمہ مؤمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ممتاز خان صاحب ساکن کیرنگ (اڑیسہ) کے ہمراہ 30000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندان کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ماسٹر صادق علی ۔ تالبر کوٹ ۔ اڑیسہ)

متنازعہ پوٹو بل — ایک جائزہ

''پوٹو'' (پریوینشن آف ٹیررازم بل) 26 مارچ کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پاس ہو گیا۔ سرکاری اپیل پر صدر مملکت نے 26 مارچ کو مشترکہ اجلاس بلا لیا۔ 9 گھنٹے کی زبردست بحث کے بعد زبانی ووٹنگ سے پوٹو بل پاس ہو گیا ہے۔ بل کے حق میں 425 اور اس کے خلاف 296 ووٹ پڑے۔ آزاد بھارت کی تاریخ میں تیسری مرتبہ کسی بل کو پاس کرنے کیلئے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا۔ اس سے پہلے 1961ء میں جہیز مخالف ایکٹ اور 1978ء میں بنکنگ سروس کمیشن ایکٹ پر غور کرنے کیلئے مشترکہ اجلاس بلایا گیا تھا۔ ملک میں تخریبی اور باغی سرگرمیوں سے نپٹنے کیلئے پہلے نیشنل سیکیورٹی ایکٹ انٹرنل سیکیورٹی ایکٹ میسا اور ٹاڈا قانون لاگو کئے گئے تھے۔ اب دہشت گردی سے نپٹنے کیلئے پوٹو لایا گیا ہے۔ اور پچھلے برس اکتوبر میں اسے آرڈیننس کے ذریعہ لاگو کیا گیا اب اسی آرڈیننس کی جگہ نیا پوٹو بل قانون بنانے کیلئے پاس ہوا۔ اس کے تحت کسی بھی مہلک ہتھیار سے کیا گیا جرم دہشت گردی ہوگا اور کسی دہشت گرد تنظیم کو حمایت دینا جرم ہوگا دہشت گرد تنظیموں اور ان کے تئیں ہمدردی رکھنے والوں کی جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ مشکوک افراد کو تین مہینے تک جیوڈیشیل حراست میں رکھا جا سکے گا۔ پوٹو بل کے آجانے سے اب دہشت گردی کے خلاف قانونی کاروائی میں تیزی آئے گی۔ لوک سبھا کے ڈپٹی سپیکر نے جب اس بل کے نتیجہ کا اعلان کیا تو اپوزیشن ممبران ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے۔ لوک سبھا نے 18 مارچ کو یہ بل منظور کر لیا تھا۔ مگر 21 مارچ کو راجیہ سبھا میں مسترد ہو گیا تھا۔ دلی میں صحافیوں، دانشوروں انسانی حقوق کے کارکنوں نے اس بل کو منظور کرانے کی کوشش کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جناب دیوے گوڑا سابق وزیر اعظم نے کہا میں کسی ہچکچاہٹ کے بغیر اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ پنجاب، دہلی، راجستھان، مدھیہ پردیش، کرناٹک وغیرہ کی کانگریس نے اپنے صوبوں میں پوٹو لاگو نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ میں جو انسداد دہشت گردی بل منظور ہوا ہے وہ ان کے صوبوں میں استعمال نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے صوبوں میں ماحول پر امن ہے۔ اس لئے اس قانون کو نافذ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مبصروں کی رائے ہے کہ پوٹو بدنام قانون ٹاڈا سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس کے تحت دہشت گردی اور دہشت گرد تنظیموں کی تشریح واضح نہیں ہے۔ اس لئے سرکار جسے چاہے دہشت گرد اور دہشت گرد تنظیم قرار دے سکتی ہے۔

اسے پورے ملک میں لاگو کیا گیا ہے۔ سرکار اس کے تحت کسی بھی مشکوک شخص کو ایک مہینے تک اپنی حراست میں رکھ سکتی ہے پولیس کے سامنے مشکوک شخص جو بیان دے گا اس کے تحت اسے عدالت سزا دے گی۔ چھ مہینے سے پہلے اس کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اسے عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اور اس کی جائیداد ضبط کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دہشت گرد یا دہشت گرد تنظیم کو تعاون یا مالی مدد دیتا ہے تو اس کے خلاف پوٹو کے تحت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ یہ انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔ جس کے تحت عدالت قصوروار ثابت ہونے سے پہلے ہر ملزم کو بے گناہ مان کر چلتی ہے۔ پوٹو کے تحت عدالت کی نظر میں ہر شخص قصوروار ہوگا۔ جب تک کہ وہ عدالت میں خود کو بے گناہ ہونے کا ثبوت پیش نہ کرے اسی طرح سے اگر کسی کو دہشت گردی کے بارے میں کوئی جانکاری ہوتی ہے مگر وہ اس کے بارے میں اطلاع نہیں دیتا تو وہ بھی قصوروار ہے۔ سرکار یہ دلیل دیتی ہے کہ اس طرح کے قانون دیگر ممالک میں رائج ہیں۔ سرکار یہ بھی دعویٰ کر رہی ہے کہ پوٹو کا غلط استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مگر اس طرح کے جھانسے تو ہر بار سرکار دیتی آرہی ہے۔ اگر ان پر کبھی بھی ایمان داری سے عمل نہیں کیا گیا اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کسی قانون کو لاگو پولیس مشینری کرتی ہے بھارت میں پولیس مشینری کورپٹ ہے۔ قصورواروں سے رشوت لے کر اسے چھوڑنا اور بے گناہوں کو جھوٹے مقدموں میں پھنسانا بھارتی پولیس کی پرانی عادت ہے۔ پوٹو میں اگر کوئی پولیس افسر کسی بے گناہ کو جھوٹا پھنساتا ہے تو اس کے خلاف متعلقہ شخص کوئی قانونی کاروائی نہیں کر سکتا۔ دہلی یونین آف جرنلسٹ نے کہا ہے کہ پوٹو جمہوریت کو کچلنے اور اقلیتوں کو نشانہ بنانے کا آلہ ہے اور ہندوستان کے آئین کی رو کے خلاف جاتا ہے۔ آل انڈیا پیپلز ریزسٹنس فورم کے ترجمان درشن پال اور بھارتیہ کسان یونین کے کارکنوں نے بھی پنجاب کے شری جگموہن کی قیادت میں ریلی نکالتے ہوئے ایسے بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن میں لکھا ہوا تھا کہ پوٹو ہندوتو کا فاسسٹ ایجنڈا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف موجودہ قانون ہی کافی ہیں اگر انکو ایمان داری سے لاگو کیا جائے۔

.... ❁❁❁ ....

عراق نے کویت کی آزادی کو تسلیم کر لیا

گذشتہ ہفتہ ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس کو اس وقت ایک عظیم کامیابی ملی جبکہ عراق نے کویت سے اپنے طویل جھگڑے کو چھوڑ کر اس کی سلامتی و خودمختاری کو تسلیم کرتے ہوئے اسکی آزادی کو تسلیم کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سمجھوتہ قطر اور عمان نے سربراہ کانفرنس کے باہر عراق اور کویت کے درمیان کرایا ہے۔ کویت کے وفد کے سربراہ شیخ صباح سے جب اس بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں نے اسکو تسلیم کر لیا ہے۔

بدر آپ کا جماعتی آرگن ہے اس کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ (الحدیث)

مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ کا ذکر خیر

(مکرم بشیر احمد صاحب قمر۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 313 اصحاب میں شامل فرمایا ہے۔ جن کے اسماء حضور علیہ السلام نے کتاب انجام آتھم میں درج فرمائے ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس خالد احمدیت آپ کے حقیقی ماموں تھے۔ آپ کے والد کا نام محمد حسین صاحب اور والدہ کا نام رمضان بی بی تھا۔

میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ انتہائی سنجیدہ، نیک فطرت، خداترس، بہت ہی صبر وحوصلے والی قناعت پسند، دیندار اور ہر حال میں راضی برضائے الٰہی رہنے والی اور ایسی ہی بے شمار خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔

35 سالہ لمبے زمانہ میں کبھی ایک بار بھی ایسا موقع پیدا نہیں ہوا کہ انہوں نے گفتگو میں بے تکلفی اور بے توجہگی میں غیر مؤدبانہ الفاظ استعمال کئے ہوں۔ عام عورتوں کیطرح لڑائی جھگڑوں کے قصے اور گلہ غیبت کی عادت بھی نہ تھی۔ کھانے پینے، رہائش، لباس کے جھگڑے اور مطالبات سے وہ بہت بالا تھیں۔ لباس ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرا استعمال کیا۔ لیکن اپنی غربت کو کسی پر ظاہر ہونے نہ دیا۔

کئی دفعہ دیکھا کہ ان کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے ناموافق و نامساعد حالات میں پورا فرمادیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت پیار سے شکریہ ادا کرتیں۔

1987ء میں جب آخری دفعہ غانا مغربی افریقہ سے واپس آیا اور دوسرے دن دفتر تبشیر میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ اطلاع دی کہ آپ کی تقرری حضور ایدہ اللہ کی طرف سے بحرالکاہل کے ایک ملک طوالو میں کردی گئی ہے۔ میں نے گھر آکر یہ خبر سنائی تو وہ خلاف معمول اداس ہوگئیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگیں میرے کچھ مسائل ہیں وہ حل کر کے چلے جائیں۔ میں نے پوچھا وہ کیا مسائل ہیں؟ کہنے لگیں یہ جوان لڑکیاں ہیں ان کے رشتے کر کے چلے جائیں، ان کی وجہ سے میں فکرمند ہوں۔ طوالو کا انٹری پرمٹ آچکا تھا اور ان کے مسائل ابھی قابل حل تھے اور اس کے کوئی آثار بھی نہ تھے کہ یہ کام ہوجائے گا۔ اس سفر میں ایک قانونی روک پیدا ہوگئی۔ پاکستانی پاسپورٹ میں طوالو کا اندراج نہ تھا۔ میں نے مکرم وکیل التبشیر صاحب سے اس کا ذکر کیا کہ طوالو کا اندراج نہیں ہے کہیں کوئی مشکل پیدا نہ ہوجائے۔ آپ نے اس کے لئے کاروائی شروع کروادی کہ طوالو کا اندراج ہوجائے لیکن یہ ممکن نہیں ہوا حتیٰ کہ اڑھائی سال گزر گئے۔ اس دوران بڑی بیٹی امۃ النصیر کا رشتہ ایک طالب علم عزیزم راجہ محمود احمد صاحب سے طے ہو کر شادی ہوگئی۔ دوسری دو بیٹیاں بھی جوان تھیں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک ہی دن دو رجسٹرڈ خط ملے اور ان میں دوسری دونوں لڑکیوں کے رشتہ کی خواہش کی گئی تھی۔ دونوں لڑکیاپنے رشتہ دار تھے۔ امۃ الحفیظ نے بلا تردد مجھے یہ مشورہ دیا کہ منظوری کا خط لکھ دیں ان کو رضامندی کی اطلاع دے دی گئی۔ بلکہ اللہ کے فضل سے تھوڑے عرصہ کے اندر ان کی شادیاں بھی ہوگئیں۔

اسی دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری تقرری طوالو کی بجائے جزائر فجی میں کردی گئی۔ آخری شادی کے دو تین ماہ بعد خاکسار فجی چلا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری اہلیہ کی اس بات کو غیب سے پورا فرمادیا کہ 'میرے مسائل حل کر کے چلے جائیں' اور میرے جانے کے چھ ماہ بعد وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

وہ اپنے مسائل اتنی جلدی سے طے کروارہی تھیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اس بارہ میں کوئی آگاہی ہوگئی ہو۔

عزیزم نصیر احمد قمر (ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن) کی وقف زندگی میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ان کی زندگیوں میں دو بیٹوں کی شادی ہوئی۔ ایک بہو ان کے ایک بھائی مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان کی صاحبزادی ہیں۔ اور ایک میرے بھائی کی بیٹی۔

ان کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ کبھی کسی جماعتی فیصلہ کے خلاف کوئی بات نہ تو کرتی تھیں نہ کسی کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کی تائید کرتی تھیں۔ میری مرحومہ بیوی نے تین بیٹیوں کی شادیاں اپنی زندگی میں کیں۔ میری آخری بیٹی امۃ الحیٔ قمر صاحبہ بی اے کی شادی ان کی وفات کے تین سال بعد ہوئی۔ میں نے عزیزہ امۃ الحیٔ کو کہا کہ میں آپ کو وہی زیور تحفہ میں دوں گا جو آپ کی بہنوں کو آپ کی امی نے دیا تھا یعنی کانٹے اور انگوٹھی اس پر امۃ الحیٔ نے کہا کہ ابو جان آپ نے میری کسی بہن کو کوئی زیور نہیں دیا اور میں بھی نہیں لوں گی۔ جب میں نے یہ سنا تو میری عجیب کیفیت تھی۔

امۃ الحفیظ کو قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔ صبح کی نماز کے بعد اور کبھی ظہر یا عصر کے بعد بھی قرآن کریم کی تلاوت کرتیں اور پھر اونچی آواز سے ترجمہ پڑھا کرتیں۔ کثرت تلاوت کی وجہ سے اتنی مہارت تھی کہ اگر کوئی طالبعلم یا کوئی اور غلط پڑھتا تو بغیر دیکھے اس کی اصلاح کردیتیں۔ بدوملہی میں آپ سے بہت سے بچے قرآن پڑھا کرتے تھے۔ ایک غیر احمدی کی بیوی بالکل ان پڑھ تھیں ان کو یسرنا القرآن بڑی محنت اور ان کے شوق کو قائم رکھتے ہوئے پڑھایا۔ اور تھوڑے عرصہ میں قرآن کریم مکمل کروایا۔

موصیہ ہونے کی وجہ سے انہیں علم تھا کہ ہر موصی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کم از کم دو افراد کو ہر سال قرآن کریم مکمل کروائے اس نیت سے گھر میں پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ جاری رہتا۔ وفات سے پہلے ایک خاتون کو جو شادی شدہ اور کئی بچوں کی ماں ہے اس کو قرآن کریم سیکھنے کے لئے تیار کیا۔ آخری سفر جس میں آپ کی وفات ہوئی میں جانے سے پہلے اس عورت کو تحریک کی کہ میں نے ایک شادی پر جانا ہے میری خواہش ہے کہ تجھے قرآن ختم کرواکر جاؤں اس لئے محنت کر اور زیادہ سے زیادہ سنایا کر چنانچہ جانے سے پہلے اس کو قرآن کریم ختم کروایا اور جلہن ضلع حافظ آباد میں ایک شادی میں شریک ہونے گئی تھیں کہ وہاں ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین ☆☆

اعلان نکاح

عزیزہ نوید احمد صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب ساکن آرہ (بہار) کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالسلام احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید ممتاز احمد صاحب ساکن یوکے Kings Lynn کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان نے مورخہ 15-3-2002 کو مسجد مبارک قادیان میں کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

☆ خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرمہ امۃ الرؤف ضیاء صاحبہ بنت مکرم محمد وسیم احمد صاحب ساکن گلبرگہ کرناٹک کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار ایک سو اکاون روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مورخہ 10-11-01 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (راشد حسین قادیان)

☆ مورخہ 28-2-2002 کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ شہناز سلطانہ بنت مکرم محمد منیر الدین صاحب ساکن مال ٹیگری حیدرآباد کا نکاح مکرم افتخار احمد صاحب سعید ولد مکرم محمد سلیمان صاحب ساکن ریاست نگر حیدرآباد کے ساتھ 51000 ہزار روپے حق مہر پر نفیس پیلیس فنکشن ہال میں پڑھا۔ رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(احمد عبدالستار نمائندہ بدر حیدرآباد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور پرنور کی دعاؤں سے شادی کے سات سال بعد ہمیں بیٹے سے نوازا ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور پرنور نے بچے کا نام "محمد عرفان" تجویز فرمایا ہے نومولود چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار کا پوتا اور حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو قادیان میں قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں) کا پڑپوتا اور چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش قادیان کا نواسہ ہے نومولود کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (فہیمہ مبارکہ نعمان۔ اہلیہ افضل محمد نعمان جرمنی)

☆ مورخہ 21 مارچ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور پرنور نے اسے وقف نو میں شامل کرتے ہوئے انیلہ اقبال نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد ابراہیم غالب صاحب درویش مرحوم قادیان کی نواسی اور محترم سید نظام الدین جمیل صاحب موتی ہاری بہار کی پوتی ہے نومولودہ کے نیک خادم دین بننے نیز زچہ کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (سید اقبال احمد معلم)

☆ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8-2-2002 کو دوسرا لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام طارق احمد تجویز کیا گیا ہے زچہ بچہ کی صحت وتندرستی، نیز بچے کے خادم دین ہونے، خاکسار نے نیا کاروبار کھولا ہے برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (قدیر احمد وڈمان آندھرا پردیش)

دعائے مغفرت

مکرم سید شفیع احمد صاحب آف خانپور ملکی (بہار) پسر حافظ الٰہی بخش صاحب مرحوم مورخہ 25 فروری بروز سوموار اپنے مولائے حقیقی سے جاملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین بدر سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر نشر واشاعت)

درخوست دعا

عزیز محمد شارق خان ابن مکرم محمد ذاکر خان صاحب بمیالوی آف سہارنپور کا B.Com+Computer Application کا امتحان 6 اپریل سے شروع ہورہا ہے۔ عزیز موصوف کی امتحان میں کامیابی، خادم دین بننے اور دینی ودنیوی ترقیات کے حصول کیلئے دعا کی درخوست ہے۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ: (2)

کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب دراصل حضور کا ایک لیکچر ہے جو کہ حضور پرنور کی وفات کے قریباً ایک ماہ بعد 21 جون 1908ء کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ہال میں زیر صدارت مسٹر جسٹس رائے بہادر پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پڑھ کر سنایا گیا تھا۔

اس لیکچر میں حضور نے مذہبی پیشواؤں کی عزت واحترام کو قائم کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

''میں اور میری جماعت جو اس وقت چار لاکھ کے قریب ہے اپنی طرف سے یہ اقرار کرنے کو تیار ہیں کہ ویدوں کے رشی اور بعد میں آنے والے ہندوؤں کے مذہبی بزرگ یعنی حضرت کرشن اور رام چندر جی صاحبان خدا کے برگزیدہ انسان تھے اور ہم ان مقدس ہستیوں کی اس طرح عزت کریں گے جس طرح ایک صادق اور سچے مامور من اللہ کی کی جاتی ہے اور ان کے متعلق کوئی کلمہ بے ادبی اور گستاخی کا اپنی زبان پر نہیں لائیں گے اور اس کے مقابل پر ہندو صاحبان یہ اقرار کریں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے سچے رسول تھے جو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے گئے اور یہ کہ آئندہ ہندو صاحبان آپ کی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح ایک سچے رشی اور اوتار کی کی جاتی ہے اور آپؐ کے متعلق کوئی کلمہ بے ادبی یا گستاخی کا اپنی زبان پر نہیں لائیں گے''

پس اے ہموطنو! آؤ کہ آج بھی ملک کے امن اور بین الاقوامی اتحاد کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ جماعت احمدیہ تو اپنی ابتداء کے روز سے ہی باوجود طرح طرح کے مصائب جھیلنے کے، باوجود اس کے کہ ہر طرف سے اسے ستایا جارہا ہے پڑوسی ملک پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق تک سے محروم کیا جارہا ہے، امن وشانتی اور انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگاتی چلی آرہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ لگایا جو پوری دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔

آج پھر ضرورت ہے کہ ہم معصوم انسانی جانوں کے خلاف لڑنے کی بجائے ظلم، نفرت، عدم مساوات، جہالت بیکاری، تعصب اور تنگ نظری کے خلاف جہاد کریں۔ یہی وہ حقیقی جہاد ہے جس کی مذہب اسلام تلقین کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو اس جہاد کی نصیحت فرمائی ہے حضور پرنور کی اس نصیحت کو درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دنیا کی سیاست کو روشناس کرائے اور جس ملک میں بھی احمدی بستے ہیں وہ ایک جہاد شروع کریں۔ ان کو بتائیں کہ تمہارا آخری تجزیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ تمہارے ہر قسم کے خطرات کی بنیاد خودغرضی اور ناانصافی پر ہے۔ دنیا کی قوموں کے درمیان جو چاہیں نئے معاہدات کرلیں، جس قسم کے نئے نقشے بنانا چاہتے ہیں بنائیں اور ان کو ابھاریں، لیکن جب تک اسلامی عدل کی طرف...... نہیں آئیں گے جب تک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق میں پناہ نہیں لیں گے جو تمام جہانوں کے لئے ایک رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے، اس لئے صرف اور صرف آپ کی تعلیم ہے جو بنی نوع انسان کو امن عطا کرسکتی ہے۔ باقی ساری باتیں ڈھکوسلے ہیں جھوٹ ہیں سیاست کے فسادات ہیں، ڈپلومیسی کے دجل ہیں اس کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کی خاطر یا امن عالم کے قیام کی خاطر آج صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے صحیح خطوط پر ایک عالمی جہاد کی بناء ڈالنی ہے۔ اس لئے میں آپ سب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ دنیا سے تعصبات کے خلاف جہاد شروع کریں اور دنیا سے ظلم وستم کو مٹانے کیلئے جہاد شروع کریں۔ سیاست سے عدل کو روشناس کرانے کے لئے جہاد شروع کریں'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 1990ء بمقام مسجد فضل لندن)

آخر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا جو حضور انور نے ہندوستان اور اہل ہندوستان کے لئے کی ہے درج کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال وجنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جارہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو مسلمانوں سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلاف مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگان خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے۔ یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا''

(خطاب جلسہ سالانہ قادیان 1990ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا میں حقیقی امن کے قیام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منیر احمد خادم)

اعلان نکاح: مورخہ 26 مارچ کو مکرم حافظ محمود الحسن صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین ساکن دہرادون صوبہ اترانچل حال مقیم قادیان کا نکاح محترمہ غفورا نیلمہ بنت مکرم احمد انصاری صاحب ساکن ہسری صوبہ جھارکھنڈ کے ہمراہ بمبلغ 31000 روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(حافظ محمد ریحان سہارنپوری معلم ہریانہ)

صوبہ ہریانہ (جیند زون) میں مصلح موعودؓ کے جلسے

مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ جیند

الحمد للہ امسال جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ جیند زون کی جماعتوں میں نہایت شان سے منایا گیا۔ اس سال نومبائعین نے بھی جلسہ کے پروگرام میں حصہ لیا۔ نومبائعین کی تلاوت، نظم کے علاوہ تقاریر بھی یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے ہوئیں۔ جیند زون میں ذیل کی جماعتوں میں یوم مصلح موعودؓ کے جلسے منعقد ہوئے۔

اوگالن...... مورخہ 19 فروری کو بعد نماز مغرب مکرم صدر صاحب جماعت اوگالن کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جلسے کا آغاز مکرم لیاقت خان صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد عزیز سقیم خان نے حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے نظم پیش کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سلیم احمد صاحب عرف سونی نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور کارناموں پر کی اور ساتھ ہی پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن بھی پیش کیا۔ دوسری تقریر آنحضرت ﷺ کی سیرت کے موضوع پر مکرم لیاقت خان نے کی اس کے بعد بچوں نے نظمیں سنائیں آخری تقریر خاکسار نے ''حج ایک اسلامی رکن ہے'' پر کی اور حج کی غرض وغایت بیان کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا۔ الحمد للہ جلسہ میں تمام احباب جماعت نے شرکت کی اور تمام پروگراموں کو سنا۔

باس...... مورخہ 20 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ماسٹر اصغر صاحب صدر جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ عزیز پرویز خان نے تلاوت کی۔ نصیب خان نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سید عبد المومن صاحب معلم سلسلہ باس نے کی اور پیشگوئی کا متن بھی سنایا۔ دوسری تقریر مکرم نسیم احمد عرف ہوا سنگھ صاحب سیکرٹری مال جماعت باس نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی۔ تیسری تقریر ''حج اجتماعیت کا معراج'' کے عنوان سے مکرم ماسٹر اصغر صاحب صدر جماعت باس نے کی۔ آپ نے حج کی غرض وغایت اور حج کا طریق بیان کیا۔ اس کے بعد درج ذیل اطفال و ناصرات نے نظمیں سنائیں۔ عزیز رسول احمد، عزیز انور احمد، عزیز ونود خان، عزیزہ پنکی، عزیز جمیل احمد۔ خاکسار نے ذیلی تنظیموں کے قیام کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ملک پور...... مورخہ 21 فروری کو مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت ملک پور کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مکرم صداقت حسین صاحب معلم ملک پور نے تلاوت کی۔ نظم عزیز فیروز خان نے پڑھکر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر انور خان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کی۔ اس کے بعد مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت ملک پور نے 'آنحضرت کی زندگی ہمارے لئے کامل نمونہ ہے' پر تقریر کی۔ مکرم سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ جیند نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر تقریر کی اور پیشگوئی کا متن بھی سنایا۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

جیند...... 22 فروری بعد نماز جمعہ احمدیہ مسلم مشن میں مکرم ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج حصار زون جلسہ ہوا۔ مکرم سلیم احمد صاحب نے تلاوت کی اور نظم الیاس خان نے پڑھی۔ پیشگوئی کا متن مکرم امید علی خانصاحب نے سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ نمائندہ خدام الاحمدیہ نے سیرت و کارنامے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں تقریر کی۔ دوسری تقریر سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ جیند نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نے حج کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ بالخصوص لجنہ کی تربیت کا ہونا نہایت ضروری ہے جس کے نتیجہ میں جماعت کی دوسری تنظیموں کی بھی تربیت ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر شیر علی صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت جیند نے جھوٹ کی ممانعت کے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں خطاب فرمایا۔

مقابلہ متن پیشگوئی...... اس سال پہلی مرتبہ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ زبانی یاد کرنے کا مقابلہ رکھا گیا۔ اللہ کے فضل سے ناصرات اور اطفال نے متن حفظ کیا اور اول، دوم، سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس مقابلہ میں عزیزہ مومن نے اول پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ رضیہ بیگم دوم اور عزیز نصیر احمد سوم آئے۔ صدر جماعت جیند نے اپنے دست مبارک سے انہیں انعام عطا کیا۔ اس جلسہ میں جیند جماعت کے علاوہ جماعت باس، ملک پور، دالم والا کے افراد بھی شامل ہوئے۔ اللہ کے فضل سے حاضری اچھی رہی جلسہ کے بعد مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

دھناناں (روہتک)...... ۲۰ فروری کو مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ روہتک نے یہاں جلسہ کا انتظام کیا اور حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں تقریر کی چونکہ نوجوان کافی تعداد میں تھے اس لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے بارہ میں بھی بتایا گیا۔ یہ بالکل نئی جماعت ہے جہاں کوئی معلم وغیر متعین نہیں۔

کھڑکھڑہ (روہتک) ۲۰ فروری کو یہاں جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم اجمیر صاحب نے کی نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب معلم سلسلہ روہتک نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی۔ اس کے بعد مقامی افراد نے تاثرات بیان کئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

روہتک...... ۲۲ فروری کو مکرم جان محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب نے یوم مصلح موعودؓ کے بارہ میں بتایا کہ جماعت یہ دن کیوں مناتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیار پور کے بارہ میں بتاتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا تفصیلی پس منظر بیان کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

بیانی...... مکرم صداقت حسین صاحب نے جماعت بیانی میں جلسہ کا اہتمام کیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بارہ میں تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول کرے اور سلسلہ کی مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol:51 Wednesday 3rd April 2002 Issue. No. 14

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

برطانیہ میں عیسائی تعلیمات پر عمل تقریباً متروک ہو چکا ہے

......پادریوں کے سکنڈلز نے چرچ کو بہت نقصان پہنچایا ہے......

آرچ بشپ آف ویسٹ منسٹر برطانیہ کا پادریوں سے خطاب

نوٹ: مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لنڈن نے انگلستان کی دو معروف اخباروں The Times اور The Daily Telegraph کے دو تراشے بھجوائے ہیں جس میں کارڈینل کورمیک مرفی او کونر آرچ بشپ آف ویسٹ منسٹر برطانیہ کی تقریر کی رپورٹنگ کی گئی ہے جو انہوں نے رومن کیتھولک پادریوں کی کانفرنس منعقدہ 5 ستمبر 2001ء بمقام لیڈز (Leeds) برطانیہ کے موقع پر کی۔ رپورٹنگ کا خلاصہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش ہے۔

آرچ بشپ ویسٹ منسٹر برطانیہ کارڈینل مرفی نے پادریوں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں عیسائیت یعنی عیسائی تعلیمات تقریباً شکست کھا گئی ہیں اور یسوع کی تعلیمات پر عمل کو باعث عزت سمجھنے کی بجائے ماحولیاتی آلودگی کے خلاف مہم چلانے، فری مارکیٹ کی باتیں کرنے، پراسرار خیالات اور میوزک میں ترقی کو دنیا میں عزت اور عظمت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے۔

کارڈینل نے اپنی بے لاگ تقریر میں کہا کہ پادریوں کے سکینڈلز نے بھی چرچ کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور پادریوں کو علم نہیں کہ بچوں پر جنسی زیادتی کے واقعات نے مذہب کی اخلاقی تعلیمات کو کتنا گہرا نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال آرچ بشپ آف کنٹیبری جارج کیری نے کہا تھا کہ ایک خاموش دہریت ہمارے یہاں غلبہ پا رہی ہے۔

کارڈینل نے کہا آج موت کو جسمانی اور روحانی زندگی کا خاتمہ سمجھ لیا گیا ہے اور ''صرف یہاں اور اب'' کے نظریہ نے اخروی اور دائمی زندگی کی جگہ لے لی ہے۔ عیسائیت جدید معاشرے اور پڑھے لکھے طبقے کو بہت ہی قلیل معلومات دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی نسل کے نزدیک اعلیٰ اقدار یہی ہیں کہ میوزک نئے دور کے نظریات اور ماحولیاتی مسائل پر بحث کی جائے۔ لوگ نئے نئے نظریات پر یقین رکھتے ہوئے اپنی عارضی خوشیاں شراب، منشیات کے استعمال، فحش نگاری اور تفریحی جنسیات سے حاصل کر رہے ہیں۔

کارڈینل نے کہا کہ نوجوانوں اور چرچ کے درمیان عیسائیت کی اقدار کے حوالہ سے بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ لوگ اپنی طرز زندگی اور اپنے حقوق کو ہی سب سے بڑھ کر خیال کرتے ہیں اور آج لوگوں کی بہت بڑی تعداد یہ خیال کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے ان کی آزادیاں محدود ہو جاتی ہیں۔

پادریوں کی کانفرنس سے "The Tablet" کے ایڈیٹر جان ولنز نے کہا کہ کارڈینل کی تقریر حقیقت پسندانہ اور مثبت تھی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ساٹھ کی دہائی میں برطانیہ کا معاشرہ عیسائی معاشرہ تھا لیکن اب ہم اس معاشرے کو بعد عیسائیت (Post-Christian) کا دور کہہ سکتے ہیں۔

(The Time 6-9-2001,The Daily Teiegraph 6-9-2001)

The Daily Telegraph

Britain's biggest-selling quality daily

Christianity 'is nearly vanquished' in Britain

By Victoria Combe
Religion Correspondent

CHRISTIANITY is close to being "vanquished" in Britain and no longer influences the Government or people's lives, the leader of the Roman Catholic Church in England and Wales said yesterday.

Cardinal Cormac Murphy-O'Connor, the Archbishop of Westminster, gave his startling assessment to a gathering of 100 priests in Leeds.

Speaking on the state of the Catholic Church in England and Wales, the Cardinal chose language that mirrored concerns expressed last year by the Archbishop of Canterbury, Dr George Carey.

The Cardinal said that Christians, and particularly the 4.1 million Catholics, had to adapt to "an alien culture".

He called for revolutionary thinking on how the Church operated and how it reached lapsed Catholics, non-believers and young people.

"Christianity as a background to people's lives and moral decisions and to the Government and to the social life of Britain has almost been vanquished.

"We live in a totally new time for all Christians, especially for we Catholics, and the anguish of the Western world is there for all to see."

In his equally pessimistic statement about the state of the Church last year, Dr Carey declared Britain to be a country where "tacit atheism prevails".

He told a congregation in the Isle of Man that British society concentrated only on the "here and now" with thoughts of eternity rendered "irrelevant".

The Cardinal delivered his address against a background of relentless decline in attendance at Mass and a shortage of priests. Child abuse scandals had, in the Cardinal's words, brought "shame" upon the Church.

People turned to consumerism, to New Age practices, or to the "transient" pleasures of alcohol, drugs and recreational sex rather than to God.

"Most people in our countries turn to the freedom of the market place and the consumer society... it is clear that a sole reliance on the market place does in the end prevent people from taking their destiny into their own hands.

"There is indifference to Christian values and to the Church among many young people. We see quite a demoralised society, where the only good is what I want, the only rights are my own and the only life with any meaning or value is the life I want for myself."

Speaking at the National Conference of Priests, the Cardinal said the clergy should use this difficult period to change the culture of Catholicism in England and Wales.

"There have been many worse periods in the life of the Church. We are at the beginning of a new era. We know that the Church will continue whatever happens, but we must not be complacent."

The crisis in vocations was not about celibacy but about "a crisis of faith that affects the whole Catholic community... We have to ask ourselves whether it is because we have not yet managed to find exactly where it is that people itch. And they do itch."

Cardinal Murphy-O'Connor said that the Catholic community had to find a new strategy that reflected its place at the heart of institutional Christianity.

To the surprise of many priests present, he said that the answer could lie in new movements, such as Youth 2000 and New Faith, and the building of small Bible study and prayer groups.

"These small communities are the secret for the future of the Church," he said. "It is no wonder that the Pope encourages these new movements, as I do myself. I think they – and I wish there were more – will find their rightful place in the Church in the West."

Such movements had the ability to enthuse young people about their faith and make them glad to "stand up and be counted" as Catholics.

In an effort to boost the flagging morale of his priests, the Cardinal said they should not be concerned about losing

Continued on Page 2

Cardinal Murphy-O'Connor

‘When television presents moral issues, it chooses extreme spokesmen, creating a tragic view of the moral life in which the rudest voice wins’
Jonathan Sacks
Chief Rabbi: Page 26

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ)

مسجد بیت الفتوح انگلستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد بیت الفتوح انگلستان کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن جماعتوں یا احباب جماعت نے انفرادی طور پر اس مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات کئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

408

300